100
شرعی مسائل کا مجموعہ

(حصہ20)

فتاوی 1901 تا 2000

مصنف

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

نظر ثانی

ابواحمد مفتی انس رضا قادری مدنی

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

تاثرات

ماشاء اللہ مولانا فراز مدنی صاحب کے دوہزار فتاوی مکمل ہونے پر ان کو مبارکباد پیش کرتاہوں۔ ان فتاوی میں الحمدللہ عقائد سمیت فقہی اہم مسائل پر مختصر اور جامع راہنمائی مذکور ہے اللہ کریم یہ خدمت صدقہ جاریہ بنائے۔

آمین

ابواحمد مفتی انس رضا قادری

استاذ العلماء، مترجم صفحات کثیرہ، محسن اہلسنت

حضرت علامہ مولانا آصف اقبال مدنی صاحب

علم کا نفع یہ ہے کہ عالم اپنے علم پر عمل کرے اور اس کے علم سے دوسرے لوگ فائدہ اٹھائیں۔۔۔ درس و تدریس، بیان و تقریر، تحریر وتصنیف اور فتوی نویسی یہ سب مسلمانوں کو اپنے علم سے نفع پہنچانے کی صورتیں ہیں۔۔۔ بڑے سعادت مند ہیں وہ علمائے دین جن کے علم سے امت مسلمہ نفع اٹھاتی ہے۔۔۔ ہمارے اسلاف اپنے علم کا نفع عام کرنے کے بڑے حریص تھے حتی کہ بوقت وصال بھی یہ فریضہ ادا کرنے کے واقعات ہیں۔۔۔ چنانچہ، امام دار الھجرۃ عظیم عاشق رسول زبردست مجتھدو محدث امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کے وقت وصال کے تذکرے میں حضرت یحی بن یحی صمہوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد امام مالک رحمہ اللہ نے ربیع رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت بیان کی کہ کسی کو نماز کے مسائل بتانا روئے زمین کی تمام دولت کو صدقہ کرنے سے بہتر ہے اور کسی شخص کی دینی الجھن دور کرنا سو حج کرنے سے افضل ہے اور ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے بتایا کہ کسی شخص کو دینی مشورہ دینا سوغزوات میں جہاد کرنے سے بہتر ہے۔ یحیی بن یحیی کہتے ہیں: اس گفتگو کے بعد امام مالک نے کوئی بات نہیں کی اور اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کردی۔

(تذکرۃ المحدثین، صفحہ106)

آج کے اس پرفتن دور میں بھی ایسے علمائے حق موجود ہیں جو اپنی علمی و قلمی خدمات سے علم کی نفع بخش خوشبوؤں کو عام کر رہے ہیں۔۔۔ حضرت مولانا ابوالبنات محمد فراز مدنی سلمہ الغنی فقہ میں غیر معمولی صلاحیت کے حامل ہیں۔۔۔ عرصہ دراز سے مختلف و اچھوتے عنوانات پر تصنیف و تحریر کا سلسلہ جاری ہے، بالخصوص فتوی نویسی سے امت کی رہنمائی کر رہے ہیں۔۔۔ فقیہ النفس حضرت مولانا مفتی محمد انس عطاری مدنی مدظلہ العالی کے زیر تربیت و نگرانی اب تک 2000 سے زائد عظیم الشان مصدقہ فتاوی جاری کرچکے ہیں۔۔۔ فقیر بھی وقتا فوقتا ان کے مبارک فتاوی سے مستفید و مستفیض ہوتا رہتا ہے۔ حضرت موصوف کی فقہ میں غیر معمولی دلچسپی ہے۔ بڑی عرق ریزی اور تحقیق کے ساتھ جوابات لکھتے ہیں جس پر پیش نظر فتاوی کا مجموعہ شاہد عدل ہے۔۔۔ دعاگو ہوں کہ رب کریم بطفیل حبیب کریم ﷺ برکاتِ علم وفقہ کے اس مجموعے کا نفع عام فرمائے۔

آمین بجاہ محمد خاتم النبیین ﷺ

خیر اندیش: محمد آصف اقبال مدنی عطاری عفی عنہ

الحمد للہ اب تک 49 کتابیں پی ڈی ایف کی صورت میں آچکی ہیں جن میں سے 8 اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے رسالوں کی تلخیص ہیں۔

رسالوں کے نام یہ ہیں:

(1) نبی ہمارے بڑی شان والے (تجلی الیقین)

(2) والدین مصطفی جنتی جنتی (شمول الاسلام)

(3) دافع البلاء (الامن و العلی)

(4) نبی مختار کل ہیں (منیۃ اللبیب)

(5) دیدار خدا (منیۃ المنیۃ)

(6) نور مصطفی (صلات الصفا)

(7) سایہ نہیں کوئی (نفی الفئ)

(8) رحمت کا سایہ (قمر التمام)

باقی کتابوں کے نام یہ ہیں:

(9) خلاصہ تراویح (30 پاروں کا اردو خلاصہ)

(10) ھدایۃ البریۃ فی شرح الاربعین النوویہ (اربعین نوویہ کا اردو خلاصہ)

(11) ایک سو احادیث کا مجموعہ

(12) اعلی حضرت اور فن شاعری

(13) غزوہ بدر اور فضائل اہل بدر

(14) جنت البقیع میں آرام فرما چند صحابہ کرام

(15) درس سیرت

(16) پیارے نبی کے پیارے نام

(17) الادعیۃ النبویۃ من الاحادیث المصطفویہ (نبوی دعائیں)

(18) قواعد المیراث

(19) شان صدیق اکبر

(20) خلافت فاروق اعظم

(21) فیضان عثمان غنی

(22) فضائل و فرامین مولا علی

(23) سیرت عبد اللہ شاہ غازی

(24) قیام پاکستان اور علماء اہلسنت

(25) واقعہ کربلا (مختصر)

(26)عدت اور سوگ کے احکام

(27)رزق حلال کے فضائل اور حرام کی نحوستیں

(28)امیر اہلسنت اور فن شاعری

(29)مسافر کے احکام(سوالا جوابا)

(30)معذور شرعی کے احکام (سوالا جوابا)

(31)100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 1)

(32) 100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 2)

(33) 100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 3)

(34) 100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 4)

(35) 100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 5)

(36) 100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 6)

(37) 100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 7)

(38) 100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 8)

(39)100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 9)

(40)100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 10)

(41)100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 11)

(42)100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 12)

(43)100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 13)

(44)100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 14)

(45)100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 15)

(46)100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 16)

(47)100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 17)

(48)100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 18)

(49) 100شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 19)

نوٹ: ان کتابوں کو حاصل کرنے کے لئے اس نمبر پر واٹس ایپ کریں

03333231223

فہرست

عقائد

حدیث

طہارت

20-مینڈک کا جھوٹا

نماز

21-پیشانی پر زخم ہو تو سجدہ

22-پندرہ دن کے سفر میں ایک رات جدہ

23-لیٹ کر نماز

24-وتر واجب ہیں

25-عین مسجد کا کچھ حصہ فنائے مسجد

26-فجر کی سنتیں فرض کے بعد

27-فرض پڑھنے والے کی اقتدا

28-گھر میں نماز پڑھیں تو اذان

29-مقیم کا دو دن کے لئے سفر کرنا

حج/عمرہ

30-عصر کا وقت شروع ہونے کے بعد عرفات آنا

31-جدہ سے بغیر احرام مدینے

32-احرام میں بغیر خوشبو والے وائپس

33-احرام کی چادر کو ٹیپ لگانا

34-احرام میں ٹشو سے چہرہ صاف کرنا

35-حلق سے پہلے نفلی طواف

36-دمام سے آنے والے نے جدہ سے احرام باندھا

37-محرم نے لباس اور ٹوپی پہن لی

38-مکہ میں 15 دن رکنا چاند دکھنے پر موقوف

39-طواف کے آٹھ چکر لگا لئے

40-چند نفلی طواف کرکے نوافل آخر میں

41-احرام میں چھتری

42-حج تمتع والا احرام کہاں سے باندھے

43-متمع نے عمرہ کرکے حج کا ارادہ ترک کردیا

44-بغیر تلبیہ کہے عمرہ کرنے والے کا حکم

45-احرام میں دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا

46-احرام میں سن بلاک کریم

47-عصر کے بعد نماز طواف

48-حج کے ویزے کینسل

49-قارن کے طواف و سعی

50-عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد عورت کو حیض

51-طواف میں وضو ٹوٹ گیا

52-میقات سے واپس نیت کی

53-چند بار بغیر احرام میقات سے گزرنا

54-قارن نے دو طوافوں میں تعیین نہ کی

55-متمتع کا قران کی نیت کرنا

56-صبح صادق سے پہلے مزدلفہ سے جانا

نکاح/طلاق

57-شوہر کے دو گھروں میں عدت

58-نکاح مسیار

59-نان نفقہ کتنا ہو

60-دوسری شادی کے لئے پہلی بیوی سے اجازت

61-اپنی بیوی کو طوائف بولنا

قربانی

62-قربانی کے جانور پر بچے کو بٹھانا

63-حضور کی طرف سے قربانی کی تو اپنی قربانی

خواتین کے مسائل

جائز/ناجائز

متفرق

عقائد

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

فتوی نمبر:1902

آن لائن الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

1

بزرگان دین بہت بڑی شے ہیں

سوال: آج کل کئی دنیاوی پڑھے لکھے لوگ قران وحدیث کا نام لے کر بزرگان دین کی شان میں زبان درازی کرتے ہیں کہ بابے تے شے ای کوئی نئیں یا یہ کہتے ہیں کہ ان کی تقلید کرنا یا ان کے طریقے پر چلنا درست نہیں شریعت اس حوالے سے کیا فرماتی ہے؟

سائل: مردان علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ بابے کوئی چیز نہیں در حقیقت ان کو قرآن و حدیث کا حقیقی فہم ہی نہیں۔ قرآن و حدیث میں جگہ بجگہ بزرگان دین کے راستے پر چلنے، ان کی اتباع کرنے، ان کے ایمان کی طرح ایمان لانے کی ترغیب موجود ہے۔ قرآن کی آیات ہوں یا احادیث کا مجموعہ، یہ سب ہمیں بزگان دین کی وساطت سے ہی ملا ہے۔ آج بھی جو لوگ قرآن وحدیث کا نام لے کر بزگان دین سے متنفر کرتے ہیں وہ خود قدم قدم پر بزرگان دین کے محتاج ہیں۔ چاہے قرآن کا ترجمہ ہو، احادیث کا متن ہو، اس کی شرح ہو، لغت ہو یا قراءت ہو الغرض بزگان دین کے بغیر ایک قدم بھی نہیں چل سکتے۔ حدیث پاک میں ہے:"﴿البرکۃ مع اکابرکم﴾ ھذا حدیث صحیح علی شرط البخاری"ترجمہ: برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔ یہ حدیث بخاری کی شرط پر صحیح ہے۔
(مستدرک، حدیث210، دار الکتب العلمیہ)

عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"جو سیدھی راہ جانا چاہے وہ وفات یافتہ بزرگوں کی راہ چلے کہ زندہ پر فتنہ کی امن نہیں"
(مشکوۃ، حدیث193)

ھندیہ میں ہے:"یتمسک بافعال اھل الدین"ترجمہ: دین دار لوگوں کے افعال دلیل ہوتے ہیں۔
(ھندیہ، جلد5، صفحہ353، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

13 ذو القعدۃ الحرام 1445 22 مئی 2024

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

فتوی نمبر: 1950

آن لائن

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

2

انبیاء کرام علیھم السلام سے گناہ کا صدور

سوال: ہمارا انبیاء کرام علیھم السلام کے بارے میں کیا عقیدہ ہے کہ وہ گناہ کرنے پر قادر نہیں یا قادر ہیں مگر گناہ کرتے نہیں؟

سائل: اویس عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء کرام علیھم السلام معصوم عن الخطاہیں یعنی ان سے گناہ کا صدور محال ہے اور گناہ کرنے پر وہ قادر ہی نہیں ہیں۔ بہار شریعت میں ہے: "نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے۔۔۔ عصمتِ انبیا کے یہ معنیٰ ہیں کہ اُن کے لیے حفظِ الٰہی کا وعدہ ہو لیا، جس کے سبب اُن سے صدورِ گناہ شرعاً محال ہے۔"

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 38)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

17 ذوالحجۃ الحرام 1445 24 جون 2024

فتوی نمبر:1956

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

3

طاغوت کا معنی

سوال: شریعت میں طاغوت کا کیا معنی ہے؟

سائل: سفیان حنان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

طاغوت در حقیقت طغیان سے لیا گیا ہے جس کا لفظی معنی ہے سرکشی۔ جو خود بھی سرکش ہو اور دوسروں کو بھی بنائے وہ طاغوت ہے۔ تفسیر کبیر میں ہے:" اما الطاغوت فھو ماخوذ من الطغیان وھو الاسراف فی المعصیۃ فکل من دعا الی المعاصی الکبار لزمہ ھذا الاسم "ترجمہ: بہر حال طاغوت یہ طغیان سے ماخوذ ہے اور اس کا مطلب ہے گناہ میں حد سے بڑھنا تو جو بھی بڑے گناہوں کی طرف بلائے طاغوت کا اس پر اطلاق ہو گا۔ (تفسیر کبیر، تحت الایۃ 51، سورۃ النساء)

صراط الجنان میں ہے:" جو رب عزوجل سے سرکش ہو اور دوسروں کو سرکش بنائے وہ طاغوت ہے خواہ شیطان ہو یا انسان۔ قرآنِ کریم نے سردارانِ کفر کو بھی طاغوت کہا ہے۔ چونکہ طاغوت کے لفظ میں سرکشی کا مادہ موجود ہے اس لئے مقربینِ بارگاہِ الٰہی کیلئے یہ لفظ ہر گز استعمال نہیں ہو سکتا بلکہ جو اُن کیلئے یہ لفظ استعمال کرے وہ خود "طاغوت" ہے۔" (صراط الجنان، جلد2، صفحہ 222)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

26 ذوالحجۃ الحرام 1445 03 جولائی 2024

سوال: حر سے متعلق اہلسنت کا کیا موقف ہے کہ پہلے اس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کا راستہ روکا تھا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سائل: گجر باوا

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

حر نے پہلے امام حسین رضی اللہ عنہ کا راستہ ضرور روکا تھا مگر بعد میں وہ تائب ہوگئے اور امام حسین رضی اللہ عنہ سے معافی مانگ لی اور اپنی جان نثار کردی۔ مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "حُر نے کہا کہ اے برادر! یہ مصطفی ﷺ کے فرزند سے جنگ ہے، اپنی عاقبت سے لڑائی ہے، میں بہشت و دوزخ کے درمیان کھڑا ہوں، دنیا پوری قوت کے ساتھ مجھ کو جہنم کی طرف کھینچ رہی ہے اور میرا دل اس کی ہیبت سے کانپ رہا ہے۔ اسی اثناء میں حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز آئی فرماتے ہیں: "کوئی ہے جو آج آلِ رسول پر جان نثار کرے اور سید عالم ﷺ کی حضوری میں سرخروئی پائے۔" یہ صدا تھی جس نے پاؤں کی بیڑیاں کاٹ دیں، دلِ بے تاب کو قرار بخشا اور اطمینان ہوا کہ شاہزادۂ کونین حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری پہلی جرأت سے چشم پوشی فرمائیں تو عجب نہیں، کریم نے کرم سے بشارت دی ہے، جان فدا کرنے کے ارادہ سے چل پڑو۔ گھوڑا دوڑایا اور امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر گھوڑے سے اتر کر نیاز مندوں کے طریقہ پر رِکاب تھامی اور عرض کیا کہ اے ابنِ رسول! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، فرزندِ بتول! میں وہی حُر ہوں جو پہلے آپ کے مقابل آیا اور جس نے آپ کو اس میدان بیابان میں روکا۔ اپنی اس جسارت و مبادرت پر نادم ہوں، شرمندگی اور خجالت نظر نہیں اٹھانے دیتی، آپ کی کریمانہ صدا سن کر امیدوں نے ہمت بندھائی تو حاضر خدمت ہوا ہوں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کرم سے کیا بعید کہ عفوِ جرم فرمائیں اور غلامانِ با اخلاص میں شامل کریں اور اپنے اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر جان قربان کرنے کی اجازت دیں۔ حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حُر کے سر پر دست مبارک رکھا اور فرمایا: "اے حر! بارگاہ الٰہی میں اخلاص مندوں کے استغفار مقبول ہیں اور توبہ مستجاب، عذر خواہ محروم نہیں جاتے وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ شاد باش کہ میں نے تیری تقصیر معاف کی اور اس سعادت کے حصول کی اجازت دی۔"

(سوانح کربلا، صفحہ 147، 148)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

04 محرم الحرام 1446 11 جولائی 2024

فتوی نمبر: 1976

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

5

غیر نبی کو نبی سے افضل کہنا

سوال: غیر نبی کو نبی سے افضل کہنا کیسا؟

سائل: مرزا بابر رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

غیر نبی کو نبی سے افضل یا برابر کہنے والا کافر ہے۔ المعتقد المنتقد میں ہے: "إنّ نبیاً واحداً أفضل عند اللہ من جمیع الأولیاء، ومن فضل ولیاً علی نبی یخشی الکفر بل ھو کافر" یعنی: بے شک ایک نبی اللہ کی بارگاہ میں تمام ولیوں سے زیادہ افضل ہے اور جو کسی ولی کو نبی سے افضل بتائے اس کے کفر کا خوف ہے بلکہ وہ کافر ہے۔ (المعتقد، صفحہ 125)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

04 محرم الحرام 1446 11 جولائی 2024

6

یزید سے متعلق اہلسنت کا موقف

سوال: یزید سے متعلق اہلسنت کا کیا موقف ہے؟

سائل: محمد ابراہیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

یزید سخت فاسق و فاجر تھا اور اس کے فاسق و فاجر ہونے میں کوئی اختلاف نہیں، البتہ اس کے کفر میں علما کا اختلاف ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کفر کے معاملے میں خاموشی اختیار کرنا بہتر ہے۔ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "یزید پلید علیہ مایستحقہ من العزیز المجید قطعا یقینا باجماع اہلسنت فاسق و فاجر و جری علی الکبائر تھا اس قدر پر ائمہ اہل سنت کا اطباق و اتفاق ہے، صرف اس کی تکفیر و لعن میں اختلاف فرمایا۔۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لعن و تکفیر سے احتیاطاً سکوت فرمایا کہ اس سے فسق و فجور متواتر ہیں کفر متواتر نہیں"

(فتاوی رضویہ، جلد 14، صفحہ 592، 593)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

07 محرم الحرام 1446 14 جولائی 2024

فتوی نمبر: 1989

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

7

غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ

سوال: میں نے سورہ مائدہ کی ایک آیت پڑھی جس کا ترجمہ تھا کہ جس چیز پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام پکارا جائے وہ حرام ہے اس کی تفسیر بتادیں تاکہ اس کا مطلب سمجھ آجائے؟ **سائل: کرن ناز**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

درحقیقت یہ ترجمہ ہی غلط کیا گیا ہے جس کی وجہ سے آدمی شک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس کا درست ترجمہ یہ ہے کہ وہ جانور جس کے ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو وہ حرام ہے۔ اور معتمد تفاسیر میں "عند الذبح" وغیرہ کے الفاظ موجود ہیں جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ یہاں مراد یہ ہے کہ جو جان بوجھ کر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام لے کر جانور ذبح کرے تو وہ جانور حرام و مردار ہو جائے گا کیونکہ مشرکین ذبح کے وقت لات و عزی کا نام لیا کرتے تھے تو اللہ پاک نے اس کو حرام فرمادیا۔ تفسیر کبیر میں ہے: "وکانوایقولون عند الذبح باسم اللات و العزی فحرم اللہ تعالی ذلک" ترجمہ: مشرکین ذبح کے وقت کہا کرتے تھے لات و عزی کے نام سے تو اللہ کریم نے اس کو حرام فرمادیا۔ (تفسیر کبیر، المائدہ، تحت الآیہ 3)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

11 محرم الحرام 1446 18 جولائی 2024

فتوی نمبر:1990

آن لائن الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

8

اولو العزم رسول کون

سوال: اولو العزم رسول کون ہیں اور ان کی ترتیب کیا ہے؟

سائل: محمد ستار خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اولو العزم رسول پانچ حضرات قدسیہ ہیں اور ان کی ترتیب یوں ہے کہ سب سے افضل ہمارے نبی محمد ﷺ پھر ابراہیم علیہ السلام پھر موسی علیہ السلام پھر عیسی علیہ السلام پھر نوح علیہ السلام مفتی قاسم صاحب سورہ احقاف کی آیت 32 کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "یوں تو سبھی انبیاء و مرسلین علیھم الصلوۃ والسلام ہمت والے ہیں اور سبھی نے راہ حق میں آنے والی تکالیف پر صبر وہمت کا شاندار مظاہرہ کیا ہے البتہ ان کی مقدس جماعت میں سے پانچ رسول ایسے ہیں جن کا راہِ حق میں صبر اور مجاہدہ دیگر انبیاء و مرسلین علیھم الصلوۃ والسلام سے زیادہ ہے اس لئے انہیں بطورِ خاص "اُولُوا الْعَزْمِ رسول" کہا جاتا ہے اور جب بھی "اُولُوا الْعَزْمِ رسول" کہا جائے تو ان سے یہی پانچوں رسول مراد ہوتے ہیں اور وہ یہ ہیں: (1) حضور اقدس ﷺ۔ (2) حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام۔ (3) حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام۔ (4) حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام۔ (5) حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام۔"

(تفسیر صراط الجنان، جلد9، صفحہ 280)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

12 محرم الحرام 1446 19 جولائی 2024

حدیث

فتوی نمبر: 1920

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

9

پچاس مرتبہ طواف

سوال: حدیث پاک میں ہے کہ جس نے 50 مرتبہ طواف کیا وہ گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے آج ہی اپنی ماں سے پیدا ہوا، اس میں 50 مرتبہ سے کیا مراد ہے 50 چکر یا 50 طواف؟

سائل: ادریس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ترمذی شریف کی اس حدیث کی شرح میں محدثین نے دونوں اقوال ذکر کئے ہیں کہ "مرۃ" سے مراد یا تو ایک چکر ہے یا ایک طواف یعنی سات چکر مگر پہلے قول کا رد کیا گیا ہے اور دوسرا قول ہی راجح ہے کہ اس سے مراد ایک طواف یعنی ہر مرتبہ سات چکر ہیں۔ چنانچہ ترمذی شریف کی حدیث پاک ہے: "من طاف بالبیت خمسین مرۃ خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ" ترجمہ: جس نے بیت اللہ کا پچاس مرتبہ طواف کیا وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا۔

(ترمذی، حدیث 866)

شرح: "فقیل اراد بالمرۃ الشوط ورد وقیل اراد خمسین اسبوعا" ترجمہ: کہا گیا کہ مرۃ سے مراد ایک چکر ہے اور اس قول کا رد کیا ہے اور کہا گیا کہ اس سے مراد پچاس طواف (ہر مرتبہ سات چکر) ہیں۔

(فیض القدیر، جلد 6، صفحہ 175، المکتبۃ التجاریۃ الکبری)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

20 ذو القعدۃ الحرام 1445، 29 مئی 2024

فتوی نمبر: 1951

آن لائن الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

10

میں تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں

سوال: بخاری شریف کی حدیث کے اس حصے "میں تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں" کی وضاحت کر دیں؟

سائل: علی احمد مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حدیث پاک کے اس حصے "میں تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں" کا معنی یہ ہے کہ میں اللہ کے مقابل آکر تمہیں عذاب سے نہیں بچا سکتا یعنی اگر اللہ پاک نے تمہارے لئے عذاب کا فیصلہ مبرم حقیقی طور پر کیا ہوا ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی تو میں اس کو نہیں ٹال سکتا، البتہ مبرم حقیقی نہ ہو تو میں رب کی بارگاہ میں شفاعت کر کے گناہ گاروں کو جہنم سے نکالوں گا۔ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "والمعنی انی لا اقدر ان ادفع عنکم من عذاب اللہ شیئا ان اراد اللہ ان یعذبکم۔۔ وان کان قد ینفع المؤمنین بالشفاعة حیث یشفع ویشفع" ترجمہ: اس کا معنی یہ ہے کہ اگر اللہ نے تمہیں عذاب دینے کا ارادہ فرما لیا ہے تو میں اللہ کے عذاب کو دور نہیں کر سکتا۔۔ اگرچہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مومنین کو شفاعت کے ذریعے فائدہ بھی پہنچاتے ہیں اس طرح کی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم شفاعت کریں گے اور شفاعت قبول کی جائے گی۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 8، حدیث 5373)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

20 ذوالحجۃ الحرام 1445 27 جون 2024

سوال: بیماری اڑکر نہیں لگتی اس پر کوئی حدیث ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

سائل: شاداب چیمہ

بیماری اڑ کر نہ لگنے سے متعلق احادیث مبارکہ موجود ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے: ”لاعدوی ولا طیرۃ ولاھامۃ ولاصفر“ ترجمہ: بیماری کا اڑ کر لگنا نہیں ہے نہ ہی بدشگونی ہے نہ الو کی نحوست ہے نہ ہی صفر میں کچھ ہے۔ (بخاری، 5707)

شرح: ”اہلِ عرب کا عقیدہ تھا کہ بیماریوں میں عقل و ہوش ہے جو بیمار کے پاس بیٹھے اسے بھی اس مریض کی بیماری لگ جاتی ہے۔ وہ پاس بیٹھنے والے کو جانتی پہچانتی ہے یہاں اسی عقیدے کی تردید ہے۔ موجودہ حکیم ڈاکٹر سات بیماریوں کو مُتَعَدِّی مانتے ہیں: جذام، خارش، چیچک، موتی جھرہ، منہ کی یا بغل کی بو، آشوب چشم، وبائی بیماریاں اس حدیث میں ان سب وہموں کو دفع فرمایا گیا ہے۔ اس معنی سے مرض کا اُڑ کر لگنا باطل ہے، مگر یہ ہو سکتا ہے کہ کسی بیمار کے پاس کی ہوا متعفن ہو اور جس کے جسم میں اس بیماری کا مادہ ہو وہ اس تَعَفُّن سے اثر لے کر بیمار ہو جائے اس معنی سے تَعَدِّی ہو سکتی ہے اس بنا پر فرمایا گیا کہ جذامی سے بھاگو لہٰذا یہ حدیث ان احادیث کے خلاف نہیں۔ غرضکہ عدویٰ یا تَعَدِّی اور چیز ہے کسی بیمار کے پاس بیٹھنے سے بیمار ہو جانا کچھ اور چیز ہے۔“ (مرآۃ المناجیح، حدیث 4577)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

02 محرم الحرام 1446 09 جولائی 2024

فتوی نمبر: 1970

آن لائن الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

12

فجر و عشا کی نماز نہ پڑھنے والا

سوال: حدیث میں ہے کہ فجر اور عشا کی نماز منافقوں پر بھاری ہوتی ہے تو کیا جو مسلمان باقاعدگی سے فجر اور عشا نہیں پڑھتا وہ منافق ہے؟

سائل: شہریار بٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

احادیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ منافقوں پر سب بھاری نماز فجر اور عشا کی ہے لہذا جو مسلمان فجر و عشا میں سستی کرتا ہے اس کو منافق اعتقادی تو نہیں کہہ سکتے البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس میں منافق عملی کی علامت پائی جاتی ہے گویا وہ منافقوں والا عمل کرتا ہے۔ بخاری شریف میں ہے: "اثقل الصلاۃ علی المنافقین العشاء والفجر" ترجمہ: منافق پر سب سے بھاری نماز عشا اور فجر کی ہے۔

(بخاری، حدیث 563)

شرح: "کیونکہ منافق صرف دکھلاوے کے لئے نماز پڑھتے ہیں اور وقتوں میں تو خیر جیسے تیسے پڑھ لیتے ہیں مگر عشاء کے وقت نیند کا غلبہ، فجر کے وقت نیند کی لذت انہیں مست کر دیتی ہے۔ اخلاص و عشق تمام مشکلوں کو حل کرتے ہیں وہ ان میں ہے نہیں، لہذا یہ دو نمازیں انہیں بہت گراں ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو مسلمان ان دو نمازوں میں سستی کرے وہ منافقوں کے سے کام کرتا ہے۔"

(مرآۃ المناجیح، حدیث 629)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

02 محرم الحرام 1446 09 جولائی 2024

فتوی نمبر:1965

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

13

نسب سیکھو

سوال: کیا ایسی کوئی حدیث ہے جس میں نسب سیکھنے کا کہا گیا ہو؟

سائل: رانا عرفان ناظم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ترمذی شریف میں اس طرح کی روایت موجود ہے۔ چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: "تعلموا من أنسابكم ما تصلون به أرحامكم فإن صلة الرحم محبة في الأهل مثراة في المال منسأة في الأثر" ترجمہ: تم اپنے نسب یاد سیکھو جس سے تم اپنے رشتے جوڑو کیونکہ رشتے جوڑنا گھر والوں میں محبت ہے، مال میں برکت ہے عمر میں درازی ہے۔ (ترمذی، حدیث 1979)

شرح: "اپنے ددھیال ننھیال کے رشتہ یاد رکھو اور یہ بھی دھیان میں رکھو کہ کسی سے ہمارا کیا رشتہ ہے تاکہ بقدر رشتہ ان کے حق ادا کرتے رہو، اگر تم کو رشتہ داروں کی خبر ہی نہ ہو گی تو ان سے سلوک کیسے کرو گے۔" (مرآۃ المناجیح، حدیث 4934)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

02 محرم الحرام 1446 09 جولائی 2024

فتوی نمبر:1964

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

14

نماز میں استسقا میں دعا کے لئے ہاتھ

سوال: نماز استسقا میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے وقت ہتھیلیاں آسمان کی طرف ہوں گی یا پشت اور کیا اس پر کوئی حدیث ہے؟

سائل: گل زمان کیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نماز استسقا کے بعد دعا کے لئے ہتھیلیوں کی پشت کو آسمان کی طرف بلند کیا جائے گا اور یہ عمل حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ مسلم شریف میں ہے: "عن انس بن مالك ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استسقى فاشار بظهر كفيه الى السماء "ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لئے دعا کی تو ہاتھ کی پشت سے آسمان کی طرف اشارہ فرمایا۔ (مسلم، حدیث 896)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

02 محرم الحرام 1446 09 جولائی 2024

15

نماز جنازہ کے بعد دعا

سوال: کیا احادیث سے نماز جنازہ کے بعد دعا ثابت ہے؟

سائل: فتح محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا احادیث سے ثابت ہے، چنانچہ حدیث میں ہے: "اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعاء" ترجمہ: جب تم نماز جنازہ سے فارغ ہو جاؤ تو خالص میت کے لئے دعا کرو۔ (ابن ماجہ، حدیث 1497)

سنن کبری للبیہقی میں ہے: "ان علیا صلی علی جنازة بعد ما صلی علیھا" ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ کے بعد میت کے لئے دعا کی۔ (سنن کبری، حدیث 7077)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

11 محرم الحرام 1446 18 جولائی 2024

فتوی نمبر:1995

آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

16

اگر وہ اللہ پر قسم اٹھالیں

سوال: کیا ایسی کوئی حدیث ہے کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ پر قسم اٹھالیں تو اللہ ان کی قسم پوری کرتا ہے اگر ہے تو حوالہ دے دیں؟

سائل: کامی شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

احادیث کی کتابوں میں یہ حدیث موجود ہے۔ بخاری شریف میں ہے: "انس ابن مالک کی پھوپھی ربیع نے ایک انصاری عورت کا دانت توڑ دیا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے قصاص کا حکم دیا تو انس ابن مالک کے چچا انس ابن نضر نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ نہیں خدا کی قسم اس کا دانت نہ توڑا جائے گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے انس! اللہ کا حکم قصاص ہے پھر قوم راضی ہوگئی اور دیت قبول کرلی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں وہ ہیں کہ اگر اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ پاک ان کی قسم پوری کردیتا ہے

(بخاری، 2703)

شرح: "رب کی قسم مجھے اللہ تعالیٰ کے کرم سے امید قوی ہے کہ وہ اس لڑکی اور اس کے وارثوں کو دیت لینے پر راضی کردے گا ان کے دل میں رحم ڈال دے گا اور میری بہن ربیع قصاص سے بچ جائے گی، اس میں حضور کے فرمان کا انکار نہیں ورنہ کفر لازم آتا ہے اور ان پر سختی کی جاتی۔ یہاں مرقات نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کی قسم پوری کردیتا ہے ان بزرگ نے قسم کھا کر کہا تھا کہ ربیع کے دانت نہ توڑے جائیں گے رب تعالیٰ نے ان کی قسم پوری فرمادی اور دیت پر صلح کرادی، یہ ہے لو اقسم علی اللہ لابرہ کا ظہور۔"

(مرآۃ المناجیح، جلد 5، حدیث 3460)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

13 محرم الحرام 1446 20 جولائی 2024

طہارت

فتوی نمبر: 1953

آن لائن الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

17

مچھر کا خون

سوال: مچھر کو مارا تو کپڑے پر اس کا خون لگ گیا اب کیا اس کے ساتھ نماز ہو جائے گی؟

سائل: بنت زاہد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مچھر کا خون ناپاک نہیں ہوتا لہذا اگر کپڑے پر لگ جائے تو نماز ہو جائے گی۔ بہار شریعت میں ہے: "کھٹمل اور مچھر کا خون اور خچر اور گدھے کا لعاب اور پسینہ پاک ہے۔"

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 392)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

20 ذوالحجۃ الحرام 1445 27 جون 2024

فتوی نمبر:1906

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

18

طوطے کی قے

سوال: طوطے کی قے کا کیا حکم ہے؟

سائل: سلیم سلطانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

طوطا حلال پرندہ ہے اور حلال پرندوں کی بیٹ پاک ہوتی ہے اور جس کی بیٹ پاک ہے اس کی قے بھی پاک ہے۔ فتاوی نوریہ میں ہے: "طوطا قواعد و ضوابط شریعت پاک کی رو سے بلاشبہ حلال ہے۔" (فتاوی نوریہ، جلد3، صفحہ417)

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "ہر جانور کی قے اس کی بیٹ کا حکم رکھتی ہے جس کی بیٹ پاک ہے جیسے چڑیا یا کبوتر اس کی قے بھی پاک ہے۔"
(فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ390)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

15 ذوالقعدۃ الحرام 1445 24 مئی 2024

فتوی نمبر:1935

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

19

زندہ چھپکلی ٹینکی میں

سوال: اگر زندہ چھپکلی ٹینکی میں گر جائے اور زندہ نکل آئے تو پانی کا کیا حکم ہے؟

سائل: شاہد مکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر چھپکلی زندہ نکل آئی اور اس پر کوئی نجاست کا اثر نہیں تو ٹینکی کا پانی پاک ہے۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سرکہ میں چھپکلی پڑنے کے بعد زندہ نکل جانے کے بارے میں سوال ہوا تو ارشاد فرمایا: "جبکہ وہ زندہ نکل آئی سرکہ پاک ہے" (فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ 383)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

27 ذوالقعدۃ الحرام 1445 05 جون 2024

فتوی نمبر:1946

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

20

مینڈک کا جھوٹا

سوال: مینڈک کے جھوٹے کا کیا حکم ہے؟

سائل: طیب اشرف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مینڈک کا جھوٹا پاک ہے اس لئے کہ جو جانور پانی میں رہتے ہیں ان کا جھوٹا پاک ہوتا ہے اور مینڈک چاہے خشکی کا ہو یا سمندری دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ بہار شریعت میں ہے: "پانی کے رہنے والے جانور کا جھوٹا پاک ہے خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو یا نہیں۔"

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 343)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

15 ذوالحجۃ الحرام 1445 22 جون 2024

نماز

21

پیشانی پر زخم ہو تو سجدہ

سوال: اگر پیشانی پر ایسا زخم ہو کہ سجدہ نہ کیا جا سکے تو کیا حکم ہو گا؟

سائل: میر ہزار لہری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر زخم ایسا ہے کہ پیشانی زمین پر لگانے میں ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہے یا زخم خراب ہو جانے کا بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو ناک کی ہڈی لگا کر سجدہ ادا کرے۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اگر کسی عذر کے سبب پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا، تو صرف ناک سے سجدہ کرے پھر بھی فقط ناک کی نوک لگنا کافی نہیں، بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضرور ہے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 513)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

05 محرم الحرام 1446 12 جولائی 2024

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

فتوی نمبر:1915

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

22

15 دن کے سفر میں ایک رات جدہ گزارنے کی نیت

سوال: ایک شخص کا حج سے پہلے مکہ میں 16 دن قیام ہے مگر اس کی پہلے سے نیت ہے کہ ایک رات جدہ میں اپنی فیملی سے ملنے جائے گا تو اب وہ مسافر ہو گا یا مقیم؟

سائل: اشفاق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر پہلے سے یہ نیت تھی کہ ایک رات جدہ میں گزارنی ہے تو یہ شخص مسافر ہی رہے گا اور قصر ادا کرے گا کیونکہ 15 دن رہنے میں اصل رات کا اعتبار ہے یعنی نیت 15 راتیں ایک ہی جگہ رکنے کی ہے تو مقیم ہو گا اور اگر ایک یا چند راتیں کسی اور مقام پر رہنے کی ہے تو مسافر رہے گا۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "جبکہ نیت کرتے وقت اس پندرہ دن میں کسی رات دوسری جگہ شب باشی کا ارادہ نہ ہو ورنہ وہ نیت پورے پندرہ دن کی نہ ہو گی مثلاً الہ آباد میں پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت کی اور ساتھ ہی یہ معلوم تھا کہ ان میں ایک شب دوسری جگہ ٹھہرنا ہو گا تو یہ پورے پندرہ دن کی نیت نہ ہوئی اور سفر ہی رہا اگرچہ دوسری جگہ الہ آباد کے ضلع میں بلکہ اس سے تین چار ہی کوس کے فاصلہ پر ہو، اور اگر پندرہ راتوں کی نیت پوری یہیں ٹھہرنے کی تھی اگرچہ دن میں کہیں اور جانے اور واپس آنے کا خیال تھا تو اقامت صحیح ہو گئی نماز پوری پڑھی جائے گی جبکہ وہ دوسری جگہ الہ آباد سے چھتیس ۳۶ کوس یعنی ستاون ۵۷ اٹھاون ۵۸ میل کے فاصلے پر نہ ہو" (فتاوی رضویہ، جلد8، صفحہ 251)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

16 ذوالقعدۃ الحرام 1445 25 مئی 2024

23

لیٹ کر نماز

سوال: میرے والد صاحب بہت بیمار ہیں بیٹھ کر بھی نماز نہیں پڑھ سکتے اب وہ لیٹ کر کیسے نماز ادا کریں گے اس کا طریقہ ارشاد فرمادیں؟

سائل: ام قطمیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر واقعی ان کی کیفیت ایسی ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے پر بھی قادر نہیں تو اب لیٹ کر نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ کمر کے بل لیٹ کر چہرہ قبلہ کی طرف کر لیں اور پاؤں کو سمیٹ لیں اور اگر پاؤں سمیٹنے میں بھی تکلیف ہو تو پھیلانے کی رخصت ہے اور اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سیدھی یا الٹی کروٹ پر لیٹ کر منہ قبلہ کی جانب کر لیں مگر پہلا طریقہ افضل ہے۔ در مختار مع شامی میں ہے:" ﴿وإن تعذر القعود أومأ مستلقيا﴾ على ظهره ﴿ورجلاه نحو القبلة﴾ غير أنه ينصب ركبتيه لكراهة مد الرجل إلى القبلة ويرفع رأسه يسيرا ليصير وجهه إليها ﴿أو على جنبه الأيمن﴾ أو الأيسر ووجهه إليها ﴿والأول أفضل﴾ على المعتمد "یعنی: اگر بیٹھنا ممکن نہ ہو تو اشارے سے پیٹھ کے بل لیٹ کر نماز پڑھے اور پاؤں قبلہ کی جانب کرے مگر اپنے گھٹنے سمیٹ کر رکھے کہ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ ہے اور اپنا سر کچھ اونچا رکھے تاکہ چہرہ قبلہ کی طرف ہو جائے یا دائیں یا بائیں کروٹ لیٹ کر چہرہ قبلہ کی طرف کر کے نماز پڑھے اور معتمد قول کے مطابق پہلا طریقہ افضل ہے۔ (شامی، جلد2، صفحہ 99)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

25 ذوالقعدۃ الحرام 1445 03 جون 2024

24

وتر واجب ہیں

سوال: ترمذی شریف میں ایک باب ہے کہ وتر لازمی نہیں ہیں اور اس میں روایت مولا علی سے بھی نقل کی گئی ہے کہ وتر لازم نہیں ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی سنت ہیں اس کی وضاحت فرمادیں؟

سائل: علی حیدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وتر واجب ہیں اور آپ کا موقف بھی احادیث سے ثابت ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایت نقل کی ہے وہ وجوب سے پہلے کی ہے اور مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے فرمان "لازم نہیں ہیں" کا مطلب یہ ہے کہ فرض نہیں ہیں اور آپ کا فرمانا کہ "نبی پاک ﷺ کی سنت ہیں" اس کا مطلب یہ ہے کہ سنت سے ثابت ہیں اور یہ واجب کی نفی نہیں کرتا کیونکہ واجب سنت سے ثابت ہوتا ہے۔ تجرید القدوری میں ہے: "ان الاسود بن یزید روی عن عبد اللہ انہ قال الوتر واجب علی کل مسلم۔ فتعارضا۔ ویجوز ان یکون قول علی لیس بحتم ای لیس بفرض۔ وقولہ سنۃ سنہا نبیکم، لا ینفی الوجوب، لان الواجب مسنون، بمعنی انہ اثبت بالسنۃ" یعنی: اسود بن یزید نے عبد اللہ سے روایت کیا کہ وتر ہر مسلمان پر واجب ہیں۔ تو اب دونوں روایات میں تعارض ہو گیا۔ اور ممکن ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی مراد یہ ہو کہ فرض نہیں ہے۔ اور ان کا قول سنت ہے سے مراد ہے کہ تمہارے نبی ﷺ نے اس کو اختیار کیا ہے یہ واجب ہونے کے منافی نہیں اس لئے کہ واجب مسنون ہوتا ہے یعنی سنت سے ثابت ہوتا ہے۔ (تجرید القدوری، جلد2، صفحہ 798، دار السلام)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

01 ذوالحجۃ الحرام 1445 08 جون 2024

25

عین مسجد کا کچھ حصہ فنائے مسجد

سوال: ہم چاہتے ہیں کہ عین مسجد کا کچھ حصہ فنائے مسجد کر کے اس میں وضو خانہ بنا دیں ایسا کرنا کیسا؟

سائل: توصیف حیدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جو جگہ ایک مرتبہ عین مسجد قرار دے دی گئی اب وہ تا قیامت عین مسجد ہے اس کو فنائے مسجد نہیں کیا جا سکتا اور چونکہ وہ حصہ عین مسجد ہی ہے لہذا وہاں وضو خانہ بنانا ویسے بھی جائز نہیں۔ بہار شریعت میں ہے: "وضو و غسل کا پانی مسجد میں گرانا ناجائز ہے۔"

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 1024)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

15 ذوالحجۃ الحرام 1445 22 جون 2024

26

فجر کے فرض کے بعد سنتیں نہ پڑھنے پر دلیل

سوال: فجر کی سنتیں رہ جائیں تو فرض کے فورا بعد نہیں پڑھ سکتے اس پر دلیل درکار ہے؟

سائل: غلام مرتضی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

فجر کی سنتیں رہ جائیں تو فرض کے بعد نہیں پڑھیں گے بلکہ طلوع آفتاب کے بعد مکروہ وقت ختم ہونے پر پڑھ سکتے ہیں۔ ترمذی شریف میں ہے: "ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الصلاۃ بعد الفجر حتی تطلع الشمس" ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔ (ترمذی، حدیث 183)

شرح مشکل الآثار میں ہے: "کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا فاتتہ رکعتا الفجر صلاھما اذا طلعت الشمس" نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کبھی فجر کی دو سنتیں رہ جاتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے طلوع آفتاب کے بعد پڑھتے۔ (شرح مشکل الآثار، جلد 10، صفحہ 328)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

20 ذوالحجۃ الحرام 1445 27 جون 2024

فتوی نمبر:1957

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

27

فرض پڑھنے والے کی اقتدا

سوال: اگر کوئی شخص فرض پڑھ رہا ہو تو کیا اس کی اقتدا میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟

سائل: سخاوت علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اقتدا کی شرائط اگر پائی جائیں تو اس فرض پڑھنے والے کی اقتدا کی جاسکتی ہے۔ عرب ممالک میں ایسا کثرت سے ہوتا ہے لہذا اقتدا کرنے والے کو چاہیے کہ اتنا اہتمام ضرور رکھے کہ اقتدا صحیح العقیدہ، اہل امام کے پیچھے ہو اور امام کے مسافر یا مقیم ہونے سے باخبر ہو۔ بہار شریعت میں اقتدا کی شرائط میں سے چند یہ ہیں: "نیت اقتدا۔ امام و مقتدی دونوں کا ایک مکان میں ہونا۔ دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز، نماز مقتدی کو متضمن ہو۔ امام کی نماز مذہبِ مقتدی پر صحیح ہونا۔ امام و مقتدی دونوں کا اسے صحیح سمجھنا۔ امام کے انتقالات کا علم ہونا۔ امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو۔"

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 563)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

26 ذوالحجۃ الحرام 1445 03 جولائی 2024

فتوی نمبر: 1963

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

28

گھر میں نماز پڑھیں تو اذان

سوال: اگر شہر میں کسی شرعی عذر کے سبب یا جماعت واجب نہ ہونے کے سبب گھر میں نماز پڑھی تو کیا اذان کہنی ہو گی؟

سائل: ابصار اسندھو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

شہر میں گھر میں نماز پڑھنی ہو تو اذان کہہ لینا مستحب ہے لیکن اگر نہیں کہی تو کوئی کراہت نہیں۔ بہار شریعت میں ہے: "اگر کوئی شخص شہر میں گھر میں نماز پڑھے اور اَذان نہ کہے تو کراہت نہیں، کہ وہاں کی مسجد کی اَذان اس کے لیے کافی ہے۔ اور کہہ لینا مستحب ہے۔"

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 464)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

01 محرم الحرام 1446 08 جولائی 2024

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

فتوی نمبر:1972

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

29

مقیم کا دو دن کے لئے سفر کرنا

سوال: زید راجن پور سے ڈیرہ غازی خان سفر کرتا ہے جس کا سفر تقریبا 92 کلومیٹر ہے اور یہاں پندرہ دن رہنے کی نیت ہے پھر وہاں سے دو دن کے لئے سخی سرور جاتا ہے جس کا سفر تقریبا 30 کلومیٹر ہے دو دن بعد ڈیرہ غازی خان آجاتا ہے تو اب یہاں پوری نماز پڑھے گا یا نہیں؟

سائل: افضل عطاری مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

راجن پور سے ڈیرہ غازی خان کا سفر اگر پورا 92 کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو زید وہاں چونکہ 15 دن کی نیت سے گیا ہے تو وہاں مقیم ہو گیا اب اگر وہ درمیان میں دو دن کے لئے سخی سرور جاتا ہے تو اس کی اقامت باطل نہیں ہو گی، سخی سرور میں بھی اور واپس ڈیرہ غازی خان میں بھی وہ پوری نماز ادا کرے گا۔ یہاں یہ یاد رہے کہ اگر اس کا پہلے سے یہ ارادہ تھا کہ وہ درمیان میں سخی سرور جائے گا تو اب وہ مسافر ہی رہے گا اور دونوں جگہ قصر نماز پڑھے گا۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "کسی خاص جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت الہ آباد میں کرلی ہے تو اب الہ آباد وطن اقامت ہو گیا نماز پوری پڑھی جائے گی جب تک وہاں سے تین منزل کے ارادہ پر نہ جاؤ اگرچہ ہر ہفتہ پر بلکہ ہر روز الہ آباد سے کہیں تھوڑی تھوڑی دور یعنی چھتیس ۳۶ کوس سے کم باہر جانا اور دن کے دن واپس آنا ہو جبکہ نیت کرتے وقت اس پندرہ دن میں کسی رات دوسری جگہ شب باشی کا ارادہ نہ ہو ورنہ وہ نیت پورے پندرہ دن کی نہ ہو گی۔۔ پندرہ رات پورے کا قیام ٹھہر الیا اور اس کے بعد اتفاقاً چند راتوں کے لئے اور جگہ جانا ہوا جو الہ آباد سے تین منزل کے فاصلہ پر نہیں اگرچہ دس بیس بلکہ چھپن میل تک ہو سفر نہ ہو گا اس مقامِ دیگر میں بھی نماز پری پڑھنی ہو گی اور الہ آباد میں بھی ان سب صورتوں کو خوب غور سے سمجھ لو۔"

(فتاوی رضویہ، جلد8، صفحہ 252،251)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

02 محرم الحرام 1446 09 جولائی 2024

حج/عمرہ

فتوی نمبر: 1944

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

30

عصر کا وقت داخل ہونے کے بعد عرفات آنا

سوال: اگر کوئی شخص عصر کا وقت داخل ہونے کے بعد عرفات پہنچا تو کیا اس پر دم ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سائل: سید عاطف

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

وقوف عرفات کا وقت 9 ذوالحجہ کو ظہر کا وقت شروع ہونے سے لے کر 10 ذوالحجہ کو فجر کا وقت شروع ہونے تک ہے مگر ظہر کا وقت شروع ہوتے ہی میدان عرفات میں موجود ہونا واجب نہیں بلکہ غروب سے پہلے کسی بھی وقت وقوف کر لیا اور غروب تک ٹھہرا رہا تو وقوف عرفہ کا فرض اور دن میں وقوف کرنے اور اس کو غروب تک جاری رکھنے کا واجب ادا ہو گیا البتہ افضل یہ ہے کہ ظہر کا وقت شروع ہونے سے پہلے ہی میدان عرفات میں موجود ہو۔ مفتی علی اصغر صاحب لکھتے ہیں: ""وُقوفِ عرفہ "حج کا رُکن اعظم ہے۔ اس کا وقت نو ذوالحجہ کو میدانِ عرفات میں ظہر کا وقت شروع ہونے سے لے کر دسویں کی فجر کا وقت شروع ہونے تک ہے دن میں وقوف کرنے والے پر واجب ہے کہ وہ غروب ہونے تک عرفات میں موجود رہے اور رات کا کم از کم ایک لمحہ عرفات میں ضرور پائے۔ ظہر کا وقت شروع ہوتے ہی میدانِ عرفات میں موجودگی واجب نہیں، لیکن غروب سے پہلے جب بھی آئے گا غروب تک ٹھہرنا واجب ہو گا البتہ زوال سے پہلے ہی میدانِ عرفات پہنچنا افضل ہے واضح رہے کہ نو (9) ذُوالحجّہ کے زوال کے بعد سے لے کر غروب ہو جانے تک واجب وقت ہے یعنی دن کو وقوف کیا جائے یہ ایک مستقل واجب ہے اور دن کے وقوف کو غروب تک جاری رکھا جائے یہ جداگانہ واجب ہے۔" (27 واجبات حج، صفحہ 73)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فرازعطاری مدنی

07 ذوالحجۃ الحرام 1445 14 جون 2024

فتوی نمبر: 1954

آن لائن الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

31

جدہ سے مدینہ بغیر احرام

سوال: ایک شخص کینیڈا سے جدہ بغیر احرام آیا اور وہاں سے مدینہ منورہ چلا گیا اس کا ایسا کرنا کیسا اور اب وہ مکہ جائے گا تو ہوٹل سے احرام باندھ سکتا ہے؟

سائل: واصف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جدہ میقات کے اندر حل میں ہے، لہذا جو شخص میقات کے باہر سے حل میں آنے کا ارادہ کرے وہ بغیر احرام آسکتا ہے اور وہاں سے مدینہ پاک جانا بھی درست ہے۔ مدینہ منورہ چونکہ میقات کے باہر ہے لہذا وہاں سے بغیر احرام مکہ میں نہیں آسکتا البتہ احرام میقات کے باہر کہیں سے بھی یہاں تک کہ ہوٹل سے بھی باندھ سکتا ہے اور مستحب یہ ہے کہ جو احرام کی پابندیوں کا خیال رکھ سکے اور اپنے آپ کو ممنوعات احرام سے بچا سکے وہ میقات سے پہلے ہی احرام باندھ کر نیت کرلے۔ بہار شریعت میں ہے: "مکہ معظمہ جانے کا ارادہ نہ ہو بلکہ میقات کے اندر کسی اور جگہ مثلاً جدہ جانا چاہتا ہو تو اسے احرام کی ضرورت نہیں۔" (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 1068)

ارشاد الساری میں احرام کے مستحبات میں ہے: "﴿وتقدیم الاحرام علی وقتہ﴾ ای میقاتہ ﴿المکانی﴾ للآفاق ﴿ان ملک نفسہ﴾ ای بالاحتراز عن المحظورات والتحفظ عن المحذورات"، یعنی: احرام کے مستحبات میں سے ہے میقات سے پہلے احرام باندھ لینا آفاقی کے لئے جبکہ وہ ممنوعات احرام سے اپنے آپ کو بچا سکتا ہو۔ (ارشاد الساری، صفحہ 129)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

20 ذو الحجۃ الحرام 1445 27 جون 2024

احرام میں بغیر خوشبو والے وائپس

سوال: حالت احرام میں بغیر خوشبو والے وائپس استعمال کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سائل: بنت غلام یسین

اگر واقعی ان وائپس میں خوشبو نہیں تو اس کو استعمال کرنا جائز ہے۔ احرام اور خوشبو دار صابن میں ہے: "خوشبودار ٹشو پیپر میں اگر خوشبو کا عین موجود ہے یعنی وہ پیپر خوشبو سے بھیگا ہوا ہے، تو اس تری کے بدن پر لگنے کی صورت میں جو حکم خوشبو کا ہوتا ہے، وہی اس کا بھی ہو گا۔ یعنی اگر قلیل ہے اور عضوِ کامل کو نہ لگے، تو صدقہ، ورنہ اگر کثیر ہو یا کامل عضو کو لگ جائے، تو دم ہے۔ اور اگر عَین موجود نہ ہو، بلکہ صرف مہک آتی ہو، تو اگر اس سے چہرہ وغیرہ پونچھا اور چہرے یا ہاتھ میں خوشبو کا اثر آگیا، تو کوئی "کفارہ" نہیں کہ یہاں خوشبو کا عین نہ پایا گیا اور ٹشو پیپر کا مقصودِ اصلی خوشبو سے نفع لینا نہیں۔" (احرام اور خوشبو دار صابن، صفحہ 25)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

13 ذوالقعدۃ الحرام 1445 22 مئی 2024

33

احرام کی چادر کو ٹیپ لگانا

سوال: احرام کی چادر کو اترنے سے بچانے کے لئے ٹیپ لگانا کیسا؟

سائل: غلام حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

تہبند کو روکنے کی نیت سے بیلٹ یا ٹیپ لگانا خلاف سنت و مکروہ ہے البتہ اس پر کفارہ لازم نہیں۔ رفیق الحرمین میں احرام میں سیفٹی پن یا بٹن لگانے سے متعلق سوال ہوا توجوابا ارشاد فرمایا: "خلاف سنت ہے۔ لگانے والے نے برا کیا، البتہ دم وغیرہ نہیں۔" (رفیق الحرمین، صفحہ 321)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

13 ذوالقعدۃ الحرام 1445 22 مئی 2024

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ — وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

فتوی نمبر: 1903

آن لائن

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

34

احرام میں ٹشو سے چہرہ صاف کرنا

سوال: کیا حالت احرام میں ٹشو سے چہرہ صاف کر سکتے ہیں؟

سائل: صوفی کلیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

احرام کی حالت میں چہرے کو کھلا رکھنا ضروری ہے اور کسی بھی چیز چاہے کپڑا ہو یا ٹشو پیپر اس سے چھپانا منع ہے اور ٹشو سے چہرہ صاف کرنے میں چہرہ چھپے گا لہذا اس کی اجازت نہیں البتہ پسینہ زیادہ ہو تو احتیاط کے ساتھ بغیر خوشبو والے ٹشو کی چھوٹی سی تہہ بنا کر ہلکا ہلکا سا مس کر لے تو اس کی گنجائش ہے۔ رفیق الحرمین میں سوال ہوا: "ٹشو پیپر سے منہ کا پسینہ یا وُضو کا پانی یا نزلے میں ناک پونچھ سکتے ہیں یا نہیں؟" جواباً ارشاد فرمایا: "نہیں پونچھ سکتے۔" (رفیق الحرمین، صفحہ 297)

فتاوی حج و عمرہ میں ہے: "محرم کو چاہیے کہ ایسی صورت میں کامل احتیاط سے کام لے ٹشو پیپر وغیرہ کو ایک جگہ جمع کر کے تہہ کر لے تاکہ چہرے پر پھیلنے سے چہرہ کے ڈھکنے کا احتمال نہ رہے۔۔ اسی طرح اگر پسینہ وغیرہ پونچھنے کی حاجت پیش آئے تو بھی ٹشو پیپر کو ہاتھ سے جمع کر کے یکے بعد دیگرے چہرے کے تھوڑے تھوڑے حصے پر مس کرتا جائے اس طرح وہ پسینے کو خشک کر لے اسے پھیلا کر پسینے کو صاف نہ کرے کہ اس میں چہرے کا ڈھکنا پایا جائے گا جو کہ احرام کی حالت میں مرد و عورت دونوں کے لئے ممنوع ہے۔" (فتاوی حج و عمرہ، جلد 2، مسئلہ 41)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

13 ذوالقعدۃ الحرام 1445 22 مئی 2024

فتوی نمبر: 1911

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

35

حلق سے پہلے نفلی طواف

سوال: کیا عمرہ کے طواف و سعی کے بعد حلق سے پہلے نفلی طواف کر سکتے ہیں؟

سائل: آصف کان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

عمرہ کے طواف و سعی کے بعد حلق سے پہلے نفلی طواف نہیں کرنا چاہیے کہ یہ خلاف سنت ہے البتہ کسی نے کر لیا تو کوئی کفارہ لازم نہیں ہو گا۔ فتاوی حج و عمرہ میں ہے: "ایسا کرنا نہیں چاہیے کہ خلاف سنت ہے کہ سنت کا خلاف کرنا محرومی کا سبب ہے اور اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں آئے گا" (فتاوی حج و عمرہ، جلد 8، صفحہ 20)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

16 ذوالقعدۃ الحرام 1445 25 مئی 2024

36

دمام سے آنے والے نے جدہ میں احرام باندھا

سوال: ایک شخص دمام سے عمرہ کے لئے جدہ آیا اور لاعلمی میں جدہ ائیرپورٹ پر احرام باندھا اب اس کے لئے کیا حکم ہے؟

سائل: الحرم ٹریول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

دمام میقات سے باہر ہے اور میقات کے باہر سے عمرہ کے لئے آنے والے پر لازم ہے کہ میقات کے باہر سے عمرہ کی نیت کرکے آئے، اب اگر اس نے میقات سے احرام نہیں باندھا بلکہ میقات کے اندر باندھا تو اس پر لازم ہے کہ میقات کو واپس جائے اور تلبیہ کہے اور واپس آکر عمرہ ادا کرے، اگر اس نے ایسا نہ کیا اور طواف شروع کر دیا تو اس پر دم متعین ہو جائے گا، اب اسی طرح عمرہ پورا کرے، توبہ کرے اور حدود حرم میں بکری کی قربانی کرے۔ مفتی علی اصغر صاحب لکھتے ہیں: "اگر اس شخص نے آفاق سے آتے ہوئے میقات سے احرام باندھنے کے بجائے اندرونِ میقات کہیں سے احرام باندھ لیا تب بھی حکم ہے کہ میقات پر جا کر تلبیہ پڑھ کر واپس آئے۔ اس پر لازم آنے والا دم ساقط ہو جائے گا (5) البتہ گناہ ختم کرنے کے لئے توبہ کرنا ہوگی۔۔۔ مطلوبہ جگہ سے احرام نہ باندھنے والے کے لئے یہ جو کہا گیا ہے کہ وہ مطلوبہ جگہ پر جا کر صرف تلبیہ کہہ کر واپس آجائے تو دم ساقط ہو جائے گا یہ صورت ایک قید سے مقید ہے کہ طواف سے پہلے پہلے جا سکتا ہے۔" (27 واجبات حج، صفحہ 32،27)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

16 ذوالقعدۃ الحرام 1445 25 مئی 2024

فتوی نمبر:1908

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

37

محرم نے لباس اور ٹوپی پہن لی

سوال: اگر کسی نے حالت احرام میں دس پندرہ منٹ کے لئے سلا ہوا لباس اور ٹوپی پہنی تو کیا حکم ہے؟

سائل: ذوالفقار عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر محرم نے دس پندرہ منٹ کے لئے سلا ہوا لباس اور ٹوپی پہنی تو اس پر ایک صدقہ فطر کی ادائیگی لازم ہے۔ مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ محرم کو سلا ہوا لباس پہننا جائز نہیں، اگر اس نے چار پہر تقریبا 12 گھنٹے سلا ہوا لباس پہنا رکھا تو ایک دم لازم ہو گا اور اس سے کم ہو تو ایک صدقہ واجب ہوتا ہے۔ مناسک ملا علی قاری میں ہے: "ولو جمع اللباس كله معا من قميص و قباء وعمامة وقلنسوة وسراويل وخف ولبس يوما او ايا ما فعليه دم واحد" یعنی: اگر سارے لباس کو ایک ساتھ پہنا یعنی قمیص اور چوغہ، عمامہ، ٹوپی، شلوار اور موزے اور ایک دن یا چند دنوں تک پہنا تو اس پر ایک دم لازم ہے۔ (ارشاد الساری الی مناسک الملا علی القاری، صفحہ 428، المکتبۃ الامدادیہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

16 ذوالقعدۃ الحرام 1445 25 مئی 2024

فتوی نمبر: 1905

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

38

مکہ میں 15 دن رکنا چاند دکھنے پر موقوف

سوال: میری فلائٹ 23 ذوالقعدہ کو مکہ کی ہے اور 8 ذوالحجہ کو مجھے منی جانا ہے اب اگر چاند 29 کا ہوا تو میرے 14 دن مکہ میں بنتے ہیں اور 30 کا ہوا تو 15 دن اب میں مکہ میں قصر کروں گا یا پوری نماز پڑھوں گا؟

سائل: محمد احسان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

چونکہ آپ کا 15 دن مکہ میں رہنا متحقق نہیں لہذا آپ مسافر ہی ہوں گے اور مکہ، منی وغیرہ ہر جگہ قصر ادا کریں گے۔غنیہ میں ہے:"ولا بد فی تحقق النیۃ من الجزم "یعنی: نیت کے تحقق کے لئے جزم ہونا ضروری ہے۔ (غنیہ، جلد1، صفحہ540)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

13 ذوالقعدۃ الحرام 1445 22 مئی 2024

فتوی نمبر:1914

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

39

طواف کے آٹھ چکر لگا لئے

سوال: اگر کسی کو طواف کے چکر کرنے کے بعد یاد آیا کہ اس نے آٹھ چکر لگا لئے تو کیا حکم ہے؟

سائل: طیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر آٹھواں چکر جان بوجھ کر شروع کیا تو اب یہ نیا طواف شروع ہو گیا مزید چھ چکر اور کر لے اور اگر وہم کی وجہ سے آٹھواں شروع کیا کہ شاید چھ ہوئے ہوں تو بھی مزید چھ چکر اور کرے، ہاں اگر آٹھویں چکر کو ساتواں گمان کیا بعد میں معلوم ہوا کہ سات ہو چکے ہیں تو اب مزید چکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "طواف سات پھیروں پر ختم ہو گیا، اب اگر آٹھواں پھیرا جان بوجھ کر قصداً شروع کر دیا تو یہ ایک جدید طواف شروع ہوا، اسے بھی اب سات پھیرے کر کے ختم کرے۔ یوہیں اگر محض وہم ووسوسہ کی بنا پر آٹھواں پھیرا شروع کیا کہ شاید ابھی چھ ہی ہوئے ہوں جب بھی اسے سات پھیرے کر کے ختم کرے۔ ہاں اگر اس آٹھویں کو ساتواں گمان کیا بعد میں معلوم ہوا کہ سات ہو چکے ہیں تو اسی پر ختم کر دے سات پورے کرنے کی ضرورت نہیں۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 6، صفحہ 1100)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

16 ذوالقعدۃ الحرام 1445 25 مئی 2024

فتوی نمبر: 1913

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

40

چند نفلی طواف کر کے نوافل بعد میں پڑھنا

سوال: اگر کوئی چند نفلی طواف ایک ساتھ کرے اور نوافل آخر میں سب کے ساتھ پڑھ لے تو کیسا؟

سائل: ذوالفقار عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

چند نفلی طواف ایک ساتھ کر کے نوافل آخر میں پڑھنا خلاف سنت و مکروہ تنزیہی ہے، البتہ جس وقت طواف کر رہے ہیں وہ وقت نوافل کی ممانعت کا ہو تو اب نوافل کو آخر میں پڑھنے میں کوئی کراہت نہیں۔ فتاوی حج و عمرہ میں ہے: "جن اوقات میں نمازِ طواف پڑھنا مکروہ ہے ان کے علاوہ میں ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے البتہ کفارہ واجب نہیں ہو گا۔" (فتاوی حج و عمرہ، جلد 19، مسئلہ 554)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

16 ذوالقعدۃ الحرام 1445 25 مئی 2024

فتوی نمبر: 1916

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

41

احرام میں چھتری

سوال: حالت احرام میں چھتری استعمال کرنا کیسا؟

سائل: آصف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

احرام کی حالت میں ایسی چھتری جو سر سے جدا رہے اور اس کا کوئی حصہ سر یا چہرے کے کسی حصے کو نہ چھپائے وہ استعمال کرنا جائز ہے البتہ ایسی چھتری جو سر پر بیلٹ وغیرہ کے ذریعے باندھی جاتی ہے وہ عموما سر یا پیشانی یا چہرے کے کچھ حصے کو چھپا دیتی ہے لہذا ایسی چھتری استعمال کرنا جائز نہیں۔ لباب المناسک میں ہے: ”﴿وتغطية الراس﴾ ای کله او بعضه لکنه فی حق الرجل ﴿والوجه﴾ ای للرجل والمراة“ یعنی: اور سر کو چھپانا یعنی پورا یا بعض حصہ مردوں کو اور چہرہ چھپانا مرد و عورت کے لئے ممنوع ہے۔“ (لباب المناسک، صفحہ 131، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

19 ذوالقعدۃ الحرام 1445 28 مئی 2024

فتویٰ نمبر:1917

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

42

حج تمتع والا احرام کہاں سے باندھے

سوال: حج تمتع کرنے والا حج کا احرام کہاں سے باندھے گا؟

سائل: غلام محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حج تمتع کرنے والا میقات کے باہر سے آکر عمرہ کی ادائیگی کے بعد اگر حدود حرم میں موجود ہے تو اس کے لئے حج کا احرام حرم میں باندھنا ضروری ہے۔ مفتی علی اصغر صاحب لکھتے ہیں: "جو آفاقی مکہ مکرمہ آکر عمرہ کر کے احرام کھول کر مکہ شریف ہی میں موجود ہے یعنی حج تمتع کرنے والا ہی ایسا کرے گا اس کے لئے حج کا احرام خطۂ حرم سے باندھنا ضروری ہے یہی حکم ان تمام لوگوں کے لئے ہے جو مکہ مکرمہ میں حرم کے خطہ میں آباد ہیں کہ وہ حج کا احرام خطۂ حرم سے ہی باندھیں گے۔"

(27 واجبات حج، صفحہ 48)

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "حرم کے رہنے والے حج کا احرام حرم سے باندھیں اور بہتر یہ کہ مسجد الحرام شریف میں احرام باندھیں" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 6، صفحہ 1068)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

19 ذو القعدۃ الحرام 1445 28 مئی 2024

43

متمتع نے عمرہ کے بعد حج کا ارادہ ترک کر دیا

سوال: میرا بھائی فرض حج کر چکا ہے اب نفلی حج تمتع کی نیت سے گیا تھا اس نے عمرہ کر لیا اب اس کی بیوی کا انتقال ہو گیا تو اب وہ واپس آنا چاہتے ہیں تو کیا حکم ہے کیا اس کو حج کی قضا کرنی ہو گی؟

سائل: سلمان مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر کسی نے حج تمتع کی نیت کی اور عمرہ کے بعد وہ حج نہیں کرنا چاہتا تو اس میں حرج نہیں نہ ہی اس پر حج کی قضا ہے کیونکہ اولا تو حج کا احرام بعد میں ہی باندھا جائے گا اور وہ ابھی باندھا نہیں گیا تو قضا بھی لازم نہیں ہو گی۔ لباب المناسک میں ہے: "ولو ساق الھدی ومن نیتہ التمتع فلما فرغ من العمرۃ بدا لہ ان لایتمتع کان لہ ذلک ویفعل بھدیہ ما یشاء" یعنی: اور اگر ھدی لایا اور اس سے مقصود تمتع کرنا ہے تو جب عمرہ ادا کر لیا تو اس پر ظاہر ہوا کہ اس نے تمتع نہیں کرنا تو ایسا کرنا درست ہے اور ہدی کا جو چاہے کرے۔ (لباب المناسک، صفحہ 4096)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

21 ذوالقعدۃ الحرام 1445 30 مئی 2024

بغیر تلبیہ کہے عمرہ کرنے والے کا حکم

سوال: ایک شخص نے عمرہ کی نیت کی مگر تلبیہ یا اس کے قائم مقام نہیں کہا اور عمرہ ادا کر لیا اب اس کے لئے کیا حکم ہے؟

سائل: عمیر مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

احرام میں داخل ہونے کے لئے نیت کی موجودگی کے ساتھ تلبیہ یا اس کے قائم مقام ذکر اللہ کرنا بھی ضروری ہے، لہذا تلبیہ یا اس کے قائم مقام ذکر نہ کرنے کے سبب وہ احرام میں داخل ہی نہیں ہوا اور نہ ہی اس کا عمرہ ادا ہوا بلکہ بغیر احرام مکہ آنے کے سبب اس پر دم واجب ہوا، اس پر لازم ہے کہ میقات پر واپس جائے یا حج سے پہلے مدینہ شریف جانا ہو تو واپسی پر نیت اور تلبیہ کے ساتھ عمرہ ادا کرے اور توبہ کرے تو اس پر سے دم ساقط ہو جائے گا۔ فتاوی حج وعمرہ میں اسی طرح کے سوال کے جواب میں فرمایا:" اور جو عمرہ اس نے ادا کیا وہ ادا نہ ہوا کیونکہ اس نے عمرہ کی نیت کرتے وقت تلبیہ نہ کہی اس طرح وہ احرام والا نہ ہوا، اس لئے کہ جو عمرہ اس نے کیا وہ بغیر احرام کے تھا اور بغیر احرام کے عمرہ یا حج ادا کرنے سے (عمرہ وحج) ادا نہیں ہوتے۔
(فتاوی حج وعمرہ، جلد5، صفحہ 21)

عالمگیری میں بغیر احرام مکہ میں آنے والے کے لئے فرمایا:" وان عاد الی المیقات واحرم۔۔خرج عن العھدۃ" اور اگر میقات کی طرف لوٹا اور احرام باندھا تو دم ساقط ہو جائے گا۔ (عالمگیری، جلد1، صفحہ 253)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

21 ذوالقعدۃ الحرام 1445 30 مئی 2024

45

احرام میں دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا

سوال: کیا احرام کی حالت میں دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیر سکتے ہیں؟

سائل: اشفاق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

حالت احرام میں چہرے پر ہاتھ پھیرنا مطلقاً جائز ہے، اس سے کوئی کفارہ لازم نہیں ہو گا۔ لباب المناسک میں ہے: ”﴿ووضع یدہ او یدہ غیرہ علی راسہ او انفہ﴾ ای بالاتفاق، لانہ لایسمی لابسا للراس ولا مغطیا للانف“ یعنی: اپنا یا دوسرے کا ہاتھ سر یا ناک پر رکھنے میں بالاتفاق کوئی حرج نہیں، کیونکہ ایسے کو سر پر کچھ پہننے والا یا ناک کو چھپانے والا نہیں کہا جاتا۔ (لباب المناسک، صفحہ 174)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

22 ذوالقعدۃ الحرام 1445 31 مئی 2024

فتوی نمبر: 1928

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

46

احرام میں سن بلاک کریم

سوال: اگر احرام کی حالت میں بھول کر چہرے پر سن بلاک کریم لگالی تو کیا حکم ہے؟

سائل: غظنفر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

احرام کی حالت میں بھول کر یاجان کر ایسی خوشبو دار سن بلاک کریم جس میں آگ کا عمل نہ ہوا ہو پورے چہرے پر لگائی تو دم واجب ہو گا۔ بہار شریعت میں ہے: "خوشبو اگر بہت سی لگائی جسے دیکھ کر لوگ بہت بتائیں اگرچہ عضو کے تھوڑے حصہ پر یا کسی بڑے عضو جیسے سر، مونھ، ران، پنڈلی کو پوراسان دیا اگرچہ خوشبو تھوڑی ہے تو ان دونوں صورتوں میں دَم ہے اور اگر تھوڑی سی خوشبو عضو کے تھوڑے سے حصہ میں لگائی تو صدقہ ہے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 6، صفحہ 1163)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

22 ذوالقعدۃ الحرام 1445 31 مئی 2024

47

عصر کے بعد نماز طواف

سوال: نماز عصر کے بعد طواف کیا تو نفل کب ادا کریں؟

سائل: جامعہ انوار القرآن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

عصر کے فرض پڑھنے کے بعد چونکہ نوافل پڑھنا جائز نہیں لہذا کسی نے عصر کے بعد طواف کیا تو وہ غروب آفتاب کا انتظار کرے پھر پہلے مغرب کے فرض ادا کرے پھر طواف کے نفل پڑھے اور پھر مغرب کی سنتیں ادا کرے۔ فتاوی حج و عمرہ میں ہے: ”عصر نماز کے بعد غروب آفتاب تک نفل پڑھنا مکروہ ہے اس لئے وہ نماز طواف کو غروب آفتاب تک مؤخر کرے گا۔ اور غروب آفتاب کے بعد پہلے مغرب کے فرض پڑھے گا فرائض کے بعد نماز طواف پڑھے کہ واجب ہے نیز ان کا ذمے کے ساتھ تعلق سنت مغرب سے قبل ہوا ہے، پھر سنتیں پڑھے۔“

(فتاوی حج و عمرہ، جلد 1، صفحہ 139)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

22 ذو القعدۃ الحرام 1445 31 مئی 2024

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

فتوی نمبر: 1925

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

48

حج کے ویزے کینسل

سوال: کراچی سے کئی لوگوں کے حج کے ویزے کینسل ہوگئے ہیں اور اب مارکیٹ میں پیکیج ختم ہونے کی وجہ سے ان کا جانا ممکن نہیں لگتا تو اب ان کے لئے کیا حکم ہو گا؟

سائل: رضوی ٹریول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جن لوگوں کا یہ فرض حج تھا ان کے لئے حکم یہ ہے کہ اب اگر کوئی پیکیج کی صورت نکل آتی ہے اور ان کے پاس اتنی استطاعت موجود ہے کہ جن کا نفقہ ان پر واجب ہے، وہ نکالنے کے بعد اتنی رقم ہے کہ وہ اس کے ذریعے جاسکتے ہیں تو ان کو اسی سال حج پر جانا ہو گا، اور اگر اب کسی پیکیج کی صورت نہیں نکلتی یا ان کے پاس استطاعت نہیں تو اب جب بھی استطاعت ہو ان کو جانا فرض ہو گا بلکہ جنھوں نے حج نہ کیا اور مال تلف ہو گیا تو اگر آئندہ قرض اتارنا ممکن ہو تو ان کو قرض لے کر جانے کی صورت بنانی ہو گی۔ بہار شریعت میں ہے: "سفر خرچ اور سواری پر قادر ہونے کے یہ معنی ہیں کہ یہ چیزیں اُس کی حاجت سے فاضل ہوں یعنی مکان ولباس و خادم اور سواری کا جانور اور پیشہ کے اوزار اور خانہ داری کے سامان اور دَین سے اتنا زائد ہو کہ سواری پر مکہ معظمہ جائے اور وہاں سے سواری پر واپس آئے اور جانے سے واپسی تک عیال کا نفقہ اور مکان کی مرمت کے لیے کافی مال چھوڑ جائے اور جانے آنے میں اپنے نفقہ اور گھر اہل وعیال کے نفقہ میں قدرِ متوسط کا اعتبار ہے نہ کمی ہو نہ اِسراف۔ عیال سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا نفقہ اُس پر واجب ہے، یہ ضروری نہیں کہ آنے کے بعد بھی وہاں اور یہاں کے خرچ کے بعد کچھ باقی بچے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 6، صفحہ 1040)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

22 ذوالقعدۃ الحرام 1445 31 مئی 2024

فتوی نمبر:1931

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

49

قارن کے طواف و سعی

سوال: ہم حج قران کے لئے گئے ہیں ہم نے مکمل عمرہ کرلیا اب طواف الزیارہ کے بعد بھی سعی کرنی ہو گی؟

سائل:ام سارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

حج قران والے کو اولا دو طواف و دو سعی کرنی ہوتی ہیں، پہلا طواف و سعی عمرہ کی اور دوسرا طوافِ قدوم اور حج کی سعی اور پھر ایک طواف زیارہ بھی کرنا ہوتا ہے۔ طواف قدوم قارن کے لئے بھی سنت موکدہ ہے۔ حج کی سعی قارن کے لئے بلا تاخیر کرنا مسنون ہے لیکن اگر ابھی نہیں کرنا چاہتا تو بعد میں کسی بھی دن کر سکتا ہے۔ اس کے مزید بھی احکام ہیں جو کتابوں میں مطالعہ کئے جاسکتے ہیں۔ مفتی علی اصغر صاحب لکھتے ہیں: "قران والے نے بھی عمرہ کے ساتھ ساتھ حج کا احرام باندھا ہوتا ہے ان دونوں قسم کے حاجیوں نے طوافِ قدوم بھی کرنا ہوتا ہے لہذا طوافِ قدوم کے بعد کسی بھی دن حج کی سعی کر سکتے ہیں البتہ مسنون یہ ہے کہ طواف کے بعد بلا ضرورت سعی میں تاخیر نہ کی جائے۔ واضح رہے کہ حجِ قران والے نے دو طواف کرنے ہوتے ہیں، ایک طوافِ عمرہ دوسرا طوافِ قدوم اسی طرح سعی بھی دو کرنا ہوتی ہیں ایک عمرہ کی اور ایک حج کی" (27 واجبات حج، صفحہ 59،60)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

25 ذوالقعدۃ الحرام 1445 03 جون 2024

فتوی نمبر:1930

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

50

عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد عورت کو حیض

سوال: عورت مدینے شریف سے عمرے کی نیت سے آرہی تھی کہ اسے حیض آگیا اور پاک ہونے سے پہلے حج کے ایام آگئے تو کیا کرے؟

سائل: غظنفر علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

عورت کو اگر پاک ہو کر عمرے کا وقت نہیں ملتا تو وہ عمرے کا احرام کھول دے گی اور حج کا احرام باندھ کر منی چلی جائے گی اور اس رہ جانے والے عمرہ کی قضا اور ایک دم کی ادائیگی کرے گی۔ فتاوی حج و عمرہ میں ہے: "اس عورت پر دم اور عمرہ کی قضا لازم ہے، مروی ہے کہ ایسا ہی وقعہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کے ساتھ حجۃ الوداع میں پیش آیا، جب حضور ﷺ کی بارگاہ میں آپ نے اپنا معاملہ پیش کیا تو آپ ﷺ نے انہیں عمرہ چھوڑنے اور حج ادا کرنے کا حکم فرمایا"

(فتاوی حج و عمرہ، جلد6، صفحہ 78،79)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

25 ذوالقعدۃ الحرام 1445 03 جون 2024

فتوی نمبر: 1933

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

51

طواف میں وضو ٹوٹ گیا

سوال: ایک عورت نے نفلی طواف شروع کیا ایک چکر کرنے کے بعد اس کا وضو ٹوٹ گیا پھر دوسری اور تیسری مرتبہ بھی ایسا ہوا تو انہوں نے اسی کیفیت میں طواف مکمل کر لیا اب کیا حکم ہے؟

سائل: عبد الرزاق ٹرینر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

طواف میں چار چکر سے پہلے وضو ٹوٹ جائے تو اختیار ہے کہ وضو کر کے وہیں سے باقی چکر کریں یا نئے سرے سے کریں، لیکن نفلی طواف بھی بے وضو کرنا جائز نہیں اور اس پر ایک دم لازم ہو گا، البتہ اس طواف کا باوضو اعادہ کر لیا جائے تو دم ساقط ہو جائے گا۔ بہار شریعت میں ہے: "طواف کرتے کرتے نمازِ جنازہ یا نمازِ فرض یا نیا وضو کرنے کے لیے چلا گیا، تو واپس آکر اُسی پہلے طواف پر بنا کرے یعنی جتنے پھیرے رہ گئے ہوں، انہیں کر لے طواف پورا ہو جائے گا، سرے سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں اور سرے سے کیا جب بھی حرج نہیں اور اس صورت میں اس پہلے کو پورا کرنا ضرور نہیں اور بنا کی صورت میں جہاں سے چھوڑا تھا، وہیں سے شروع کرے حجرِ اسود سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ سب اس وقت ہے جب کہ پہلے چار پھیرے سے کم کیے تھے اور اگر چار پھیرے یا زیادہ کیے تھے، تو بنا ہی کرے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 6، صفحہ 1101،1100)

مفتی علی اصغر صاحب لکھتے ہیں: "اگر کسی نے طوافِ وَداع، طوافِ قُدوم یا کوئی نفلی طواف مکمل یا اس کا اکثر حصہ جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں کیا تو مکہ مکرمہ میں ہوتے ہوئے ایسے طواف کا اِعادہ واجب ہے۔ اِعادہ نہ کرنے کی صورت میں ایک دَم دینا ہو گا۔" (27 واجبات حج، صفحہ 152)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

25 ذو القعدۃ الحرام 1445 03 جون 2024

فتوی نمبر:1936

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

52

میقات سے دوبارہ نیت کی مگر خاص اس کی نیت نہیں کی

سوال: ایک عورت حیض کی وجہ سے بغیر احرام میقات سے آگئی پھر مسجد عائشہ سے احرام باندھ کر عمرہ کرلیا تو بتایا گیا تھا کہ دم لازم ہوا اور ایک عمرہ کرنا ہوگا اب اس نے وہ عمرہ اسی سال کرلیا مگر اس عمرہ کی نیت نہیں کی تو کیا حکم ہے؟

سائل: گلفام علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

معلوم کی گئی صورت میں اگر اس نے اسی سال عمرہ کی ادائیگی کرلی تو اگرچہ خاص اس واجب ہونے والے عمرہ کی نیت نہ کی ہو اس کی ادائیگی ہوگئی۔ بہار شریعت میں ہے: "میقات کے باہر سے جو شخص آیا اور بغیر احرام مکہ معظمہ کو گیا تو اگرچہ نہ حج کا ارادہ ہو، نہ عمرہ کا مگر حج یا عمرہ واجب ہو گیا پھر اگر میقات کو واپس نہ گیا، یہیں احرام باندھ لیا تو دَم واجب ہے اور میقات کو واپس جا کر احرام باندھ کر آیا تو دَم ساقط اور مکہ معظمہ میں داخل ہونے سے جو اُس پر حج یا عمرہ واجب ہوا تھا اس کا احرام باندھا اور ادا کیا تو بری الذّمہ ہو گیا۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ 1191)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

27 ذوالقعدۃ الحرام 1445 05 جون 2024

چند بار بغیر احرام میقات سے گزرنے والا

سوال: اگر کوئی شخص میقات کے باہر سے چند مرتبہ مکہ آیا ہو تو ایک عمرہ کافی ہے سب کے ازالے کے لئے؟

سائل: عبد المتین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

میقات کے باہر سے آنے والا جب مکہ شریف آنے کا ارادہ رکھتا ہو تو حالت احرام میں حج یا عمرہ کی نیت کے ساتھ ہونا ضروری ہے، اگر کوئی بغیر احرام میقات سے گزر کر مکہ آیا تو اس پر عمرہ یا حج لازم ہو گیا اور دم بھی واجب ہو گا، اب اسے چاہیے کہ وہ بیرون میقات جاکر نیت کر کے احرام کی حالت میں واپس آئے تو دم ساقط ہو جائے گا۔ جس نے چند مرتبہ ایسا کیا ہو تو ہر مرتبہ کے بدلے اسے عمرہ یا حج کا احرام باندھ کر آنا ہو گا، ایک مرتبہ کرنے سے تمام کا ازالہ نہیں ہو گا۔ عالمگیری میں ہے: "ولو جاوز الميقات قاصدا مكة بغير احرام مرارا فانه يجب عليه لكل مرة اما حجة او عمرة فان خرج من عامه ذلك الى الميقات فاحرم بحجة الاسلام او غيرها فانه يسقط عنه ما وجب عليه لاجل المجاوزة الاخيرة ولا يسقط عنه ما وجب عليه لاجل المجازوة قبلها" یعنی: اور اگر میقات سے بغیر احرام چند مرتبہ مکہ گیا تو اس پر ہر مرتبہ حج یا عمرہ واجب ہو گیا پھر اسی سال میقات کو گیا اور فرض حج یا اس کے علاوہ کا احرام باندھا تو اس آخر مرتبہ بغیر احرام میقات سے گزرنے کا دم ساقط ہو گیا اور جو اس سے پہلے واجب ہوا وہ ساقط نہیں ہو گا۔" (عالمگیری، جلد 1، صفحہ 253، 254)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

01 ذوالحجۃ الحرام 1445 08 جون 2024

فتوی نمبر:1940

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

54

قارن نے دو طوافوں میں تعیین نہ کی

سوال: قارن نے اپنے پہلے دو طوافوں میں طواف عمرہ یا طواف قدوم کی تعیین نہیں کی تو کیا حکم ہے؟

سائل: محمد یوسف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

قارن نے اگرچہ اپنے دو طوافوں میں تعیین نہ کی ہو پھر بھی اس کا پہلا طواف عمرہ کا جبکہ دوسرا قدوم ہو گا۔ مناسک ملا علی قاری میں ہے:" ولو طاف طوافین وسعی سعیین للعمرۃ والحج ولم ینو الاول للعمرۃ والثانی للحج او نوی علی العکس او نوی مطلق الطواف ولم یعین او نوی طوافا آخر تطوعا او غیرہ یکون الاول للعمرۃ والثانی للقدوم "یعنی: اور اگر دو طواف اور دو سعی کی عمرہ اور حج کے لئے اور پہلے کے لئے عمرہ کی اور دوسرے کے لئے حج کی نیت نہیں کی یا اس کے برعکس نیت کی یا مطلق طواف کی نیت کی اور تعیین نہیں کی یا کسی دوسرے طواف کی نیت کی چاہے نفلی یا کچھ اور تو پہلا عمرہ کا اور دوسرا قدوم ہو گا۔ (مناسک ملا علی قاری، صفحہ 368)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

01 ذوالحجۃ الحرام 1445 08 جون 2024

55

متمتع کا قران کی نیت کرنا

سوال: ہم پاکستان سے تمتع کی نیت کر کے چلے مگر عمرہ سے پہلے ہمارا ذہن قران کا بن گیا تو کیا اب ہم قران کی نیت کر سکتے ہیں؟

سائل: سلیم ملتانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

تمتع کرنے والا چونکہ پہلے عمرہ کی نیت کرتا ہے لہذا وہ اگر عمرہ کے طواف کے چار چکر سے پہلے حج کی نیت بھی کرلے تو اس کا حج قران درست ہو جائے گا۔ شامی میں حج قران کی پہلی شرط ہے: "ان یحرم بالحج قبل طواف العمرۃ او اکثرہ فلو احرم بہ بعد اکثر طوافھا لم یکن قارنا" یعنی: حج کا احرام پورے طواف عمرہ یا اکثر (چار پھیروں) سے پہلے باندھے تو اگر چار پھیروں کے بعد باندھا تو قارن نہیں ہو گا۔

(شامی، جلد 3، صفحہ 633)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فرازعطاری مدنی

03 ذوالحجۃ الحرام 1445 10 جون 2024

فتوی نمبر:1942

آن لائن

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

56

صبح صادق سے پہلے مزدلفہ سے نکلنا

سوال: اگر کوئی صبح صادق سے پہلے مزدلفہ سے نکل جائے تو کیا حکم ہو گا؟

سائل: سمیع الحق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

وقوف مزدلفہ کا وقت طلوع فجر سے اجالا ہونے تک ہے، جس نے اس دوران وقوف نہ کیا اس کا وقف مزدلفہ فوت ہو جائے گا۔ لہذا طلوع فجر سے پہلے مزدلفہ سے جانے والے پر دم لازم آئے گا اور وہ گناہ گار ہو گا ہاں اگر کوئی بیمار ہو یا کمزور ہو کہ رش میں سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا وہ اگر جلدی چلا گیا تو اس پر کوئی کفارہ نہیں۔ بہار شریعت میں ہے: "طلوع فجر سے پہلے جو یہاں سے چلا گیا اُس پر دَم واجب ہے مگر جب بیمار ہو یا عورت یا کمزور کہ ازدحام میں ضرر کا اندیشہ ہے اس وجہ سے پہلے چلا گیا تو اُس پر کچھ نہیں۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 6، صفحہ 1135)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

07 ذوالحجۃ الحرام 1445 14 جون 2024

نکاح/طلاق

فتوی نمبر:1986

آن لائن الرضا قرآن و فقه اکیڈمی

57

شوہر کے دو گھروں میں عدت

سوال: اگر شوہر کے دو گھر ہوں تو عدت گزارنے والی عورت کا دس دن ایک گھر میں باقی دن دوسرے گھر میں رہنا کیسا؟

سائل: ام جمیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شوہر کی وفات یا جدائی کے وقت عورت کی رہائش جس گھر میں تھی وہیں عدت مکمل کرنی ہو گی، دوسرے گھر میں بلا حاجت شرعی نہیں جا سکتی۔ بہار شریعت میں ہے: "موت یا فرقت کے وقت جس مکان میں عورت کی سکونت تھی اُسی مکان میں عدت پوری کرے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ گھر سے باہر نہیں جا سکتی اس سے مراد یہی گھر ہے اور اس گھر کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں بھی سکونت نہیں کر سکتی مگر بضرورت۔" (بہار شریعت، جلد 2، حصہ 8، صفحہ 245)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

11 محرم الحرام 1446 18 جولائی 2024

نکاح مسیار

سوال: نکاح مسیار کیا ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟

سائل: ام علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

نکاح مسیار ایک جدید اصطلاح ہے جو بالخصوص عرب ممالک میں رائج ہے۔ نکاح مسیار میں دراصل عورت اپنے کچھ حقوق مثلا نفقہ اور ازدواجی تعلقات سے اپنی رضا کے ساتھ دستبردار ہو جاتی ہے، یہ نکاح، طلاق کی شرط پر یا موقت نہیں ہوتا۔ نکاح مسیار چونکہ شرع کے بیان کردہ طریقے کے مطابق ہی ہوتا ہے لہذا فی نفسہ تو یہ جائز ہے لیکن شوہر پر لازم ہونے سے پہلے عورت کا نفقہ کو معاف کرنا درست نہیں کہ اس طرح نفقہ ساقط نہیں ہوگا ہاں لازم ہونے کے بعد معاف کر سکتی ہے۔ اسی طرح یہ مقاصد نکاح کے خلاف ہے کیونکہ عموما مرد وطن سے دور ہونے کے سبب اپنی خواہش پوری کرنے کے لئے کرتا ہے اس لئے اس قسم کے نکاح کو رائج نہیں کرنا چاہیے۔ جوہرہ نیرہ میں ہے: "واذا رضیت احدی الزوجات بترك قسمها لصاحبتها جاز ولها ان ترجع فی ذلك "یعنی: اگر ایک بیوی دوسری کے لئے اپنی باری چھوڑنے پر راضی ہو تو جائز ہے البتہ بیوی کو اپنے اس حق کے لئے رجوع کا اختیار ہوگا۔ (جوہرہ نیرہ، جز2، صفحہ 26، المطبعۃ الخیریہ)

در مختار میں ہے: "قالوا الابراء قبل الفرض باطل وبعده یصح مما مضی "فقہاء نے فرمایا کہ لازم ہونے سے پہلے نفقہ سے شوہر کو بری کر دینا باطل ہے ہاں لازم ہونے کے بعد جو ذمہ پر ہو اس کو کر سکتی ہے۔

(در مختار، صفحہ 260)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

13 محرم الحرام 1446 20 جولائی 2024

فتوی نمبر:1932

آن لائن

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

59

نان نفقہ کتنا ہو

سوال: آج کے دور میں بیوی کا نان نفقہ کتنا ہونا چاہیے؟

سائل: سید عثمان شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نان و نفقہ کو کسی بھی زمانے میں پیسوں کے ساتھ خاص نہیں کیا جا سکتا، اس کے لئے علمانے معیار یہ بتایا ہے کہ اگر شوہر و بیوی دونوں مالدار ہوں تو نفقہ مالداروں جیسا ہو گا اور غریب ہوں تو غریبوں جیسا اور اگر دونوں میں سے ایک غریب دوسرا مالدار تو متوسط واجب ہے البتہ شوہر مالدار ہو اور بیوی غریب تو بہتر یہ ہے کہ شوہر جیسا خود کھاتا ہے ویسا ہی کھلائے۔ متوسط کا مطلب یہ ہے کہ غریب جیسا کھاتے ہوں اس سے بہتر اور امیروں سے کم۔ بہار شریعت میں ہے: "اگر مرد و عورت دونوں مالدار ہوں تو نفقہ مالداروں کا سا ہو گا اور دونوں محتاج ہوں تو محتاجوں کا سا اور ایک مالدار ہے، دوسر امحتاج تو متوسط درجہ کا یعنی محتاج جیسا کھاتے ہوں اُس سے عمدہ اور اغنیا جیسا کھاتے ہوں اُس سے کم اور شوہر مالدار ہو اور عورت محتاج تو بہتر یہ ہے کہ جیسا آپ کھاتا ہو عورت کو بھی کھلائے، مگر یہ واجب نہیں واجب متوسط ہے۔ نفقہ کا تعین روپوں سے نہیں کیا جا سکتا کہ ہمیشہ اُتنے ہی روپے دیے جائیں اس لیے کہ نرخ بدلتا رہتا ہے ارزانی و گرانی دونوں کے مصارف یکساں نہیں ہو سکتے بلکہ گرانی میں اُس کے لحاظ سے تعداد بڑھائی جائے گی اور ارزانی میں کم کی جائے گی۔" (بہار شریعت، جلد 2، حصہ 8، صفحہ 265)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

25 ذوالقعدۃ الحرام 1445 03 جون 2024

60

دوسری شادی کے لئے پہلی بیوی سے اجازت

سوال: بیوی اگر دوسری شادی کے لئے رضا مند نہ ہو تو کیا چھپ کر شادی کر سکتے ہیں اور پھر اگر حقوق ادا نہ کر سکیں تو کیا حکمت عملی اپنانی ہو گی؟

سائل: اویس رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

دوسری شادی کے لئے شرعاً پہلی بیوی سے اجازت ضروری نہیں البتہ جہاں پہلی بیوی سے اجازت لینے کا ملکی قانون ہو وہاں اجازت لے لینا بہتر ہے۔ آج کے دور میں حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ دوسری شادی کے لئے اپنی بیوی، بیوی کے والدین اور اپنے والدین کو راضی کیا جائے تاکہ فتنہ و فساد نہ ہو، نیز دوسری شادی کرنے کی اجازت اسی کو ہے جو نان نفقہ اور حقوق کی ادائیگی پر قادر ہو اور برابری کا خیال رکھ سکتا ہو۔ مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "قرآن کریم نے آزاد مرد کو چار شادیاں کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس میں پہلی بیوی کی رضامندی یا عدم رضامندی کو کوئی دخل نہیں ہے۔ ہاں یہ تاکید فرمائی ہے کہ جب چند بیویاں ہوں تو ان میں عدل کرے گا۔ سب کے ساتھ یکساں برتاؤ اور بود و باش رکھے گا اور اگر برابری نہیں کرے گا تو اس پر حدیثوں میں سخت وعیدیں ہیں۔"

(وقار الفتاوی، جلد 3، صفحہ 94، 95)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

02 محرم الحرام 1446 09 جولائی 2024

61

اپنی بیوی کو طوائف بولنا

سوال: اگر کسی نے اپنی بیوی کو طوائف کہا مگر بعد میں معافی مانگ لی تو کیا لعان ہو گا؟

سائل: ام حسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اپنی بیوی کو طوائف بولنا سخت ناجائز و گناہ ہے البتہ معافی مانگ لینے سے حق العبد کا گناہ معاف ہو جائے گا لیکن یہاں لعان کی صورت نہیں اس لئے کہ لعان کی شرائط میں سے یہ ہے کہ زنا کی صریح تہمت لگائی جائے اور یہاں ایسا نہیں۔ بہار شریعت میں لعان کی شرائط میں ہے: "صریح زنا کی تہمت لگائی ہو یا اُس کی جو اولاد اسکے نکاح میں پیدا ہوئی اُس کو کہتا ہو کہ یہ میری نہیں یا جو بچہ عورت کا دوسرے شوہر سے ہے اُس کو کہتا ہو کہ یہ اُس کا نہیں۔" (بہار شریعت، جلد 2، حصہ 8، صفحہ 221)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

02 محرم الحرام 1446 09 جولائی 2024

قربانی

62

قربانی کے جانور پر بچوں کو بٹھانا

سوال: بہت سارے لوگ اپنے بچوں کو قربانی کے جانور کے اوپر بٹھاتے ہیں ایسا کرنا کیسا؟

سائل: ام آمنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قربانی کے جانور پر سوار ہونا منع ہے۔ در مختار میں ہے: "ولا یرکبھا ولا یحمل علیھا شیئا" یعنی: قربانی کے جانور پر نہ سوار ہو نہ ہی اس پر کچھ چیز لادی جائے۔ (در مختار، جلد 9، صفحہ 544)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

07 ذوالحجۃ الحرام 1445 14 جون 2024

63

حضور ﷺ کی طرف سے قربانی کی تو اپنی قربانی

سوال: اگر کسی نے اپنی واجب قربانی نہ کی بلکہ حضور ﷺ کی طرف سے قربانی کر دی تو کیا حکم ہے؟

سائل: فلک ناز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کسی پر قربانی واجب تھی اور اس نے حضور ﷺ کی طرف سے قربانی کی یا کسی بھی میت کی طرف سے اس کی وصیت کے بغیر قربانی کی تو اس کا اپنا واجب ادا ہو جائے گا۔ دالمختار میں ہے: "من ضحی عن المیت یصنع کما یصنع فی اضحیۃ نفسہ من التصدق والاکل والاجر للمیت والملک للذابح وقال الصدر والمختار انہ ان بامر المیت لا یاکل منھا والا یاکل، بزازیہ "یعنی: جس نے میت کی طرف سے قربانی کی تو وہ صدقہ کرنے اور کھانے میں اپنی قربانی جیسا معاملہ کرے اور اجر میت کے لیے ہو گا اور ملکیت ذبح کرنے والے کی ہو گی، فرمایا صدر نے کہ مختار یہ ہے کہ اگر قربانی میت کی وصیت کرنے پر کی تو خود نہ کھائے ورنہ کھا سکتا ہے۔ بزازیہ۔

(در مع شامی، جلد 9، صفحہ 540، دار المعرفہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

17 ذوالحجۃ الحرام 1445 24 جون 2024

فتوی نمبر: 1907

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

64

جانور کے گلے میں گھنٹی باندھنا

سوال: جانور کے گلے میں گھنٹی اس لئے باندھنا کہ آگے چلنے والے لوگوں کو نقصان نہ پہنچائے کیسا؟

سائل: عبد الھادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر واقعی اس طرح کا عذر ہو تو جانور کے گلے میں گھنٹی باندھنے میں حرج نہیں۔ ھندیہ میں ہے: "لا باس بتعلیق الاجراس علی عنق الفرس و الثور کذا فی القنیہ" یعنی: گھوڑے اور بیل کے گلے میں گھنٹیاں باندھنے میں حرج نہیں اسی طرح قنیہ میں ہے۔ (ھندیہ، جلد 5، صفحہ 354، دار الفکر)

محیط برہانی میں ہے: "قال محمد فی السیر فاما ما کان فی دار الاسلام فیہ منفعۃ لصاحب الراحلۃ فلا باس بہ" یعنی: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے سیر میں فرمایا تو بہر حال سواری کے جانور والے کے لئے دار الاسلام میں گھنٹی باندھنے میں کوئی منفعت ہو تو اس میں حرج نہیں۔ (محیط برہانی، جلد 5، صفحہ 401، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

16 ذو القعدۃ الحرام 1445 25 مئی 2024

فتوی نمبر: 1923

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

65

جس کے پاس دو گھر ہوں اس پر قربانی

سوال: میں نے سنا ہے کہ اگر کسی کے پاس دو گھر ہوں ایک کرایہ پر دیا ہوا تو اگر اس کی مالیت نصاب کی قدر ہے تو قربانی واجب ہو گی لیکن اگر کسی کا ذریعہ معاش فقط یہی ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

سائل: عبد الماجد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اگر کسی کے پاس دو گھر ہوں اور دوسرا اس نے کرایہ پر دیا ہو لیکن اس کا ذریعہ آمدنی فقط یہ کرایہ ہی ہو اور اس کے پاس ایسا کچھ نہیں جس سے قربانی واجب ہوتی ہو تو اب اس اضافی گھر کی وجہ سے قربانی واجب نہیں ہو گی۔ فتاوی اہلسنت میں ہے: "اگر قربانی کرنے والے کے پاس امدنی کا کوئی اور سبب موجود نہ ہو تو صرف اس کرائے والے مکان کی وجہ سے قربانی لازم نہیں ہو گی، ہاں اگر آئندہ کبھی اس سے ملنے والی آمدنی بچ جائے اور وہ نصاب کے برابر ہوئی یا حاجت اصلیہ سے زائد کسی چیز سے مل کر نصاب کے برابر پہنچ گئی تو قربانی لازم ہو جائے گی۔" (فتاوی اہلسنت، قربانی کے فتاوی، صفحہ 15)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

21 ذوالقعدۃ الحرام 1445 30 مئی 2024

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

فتوی نمبر: 1934

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

66

واجب قربانی کے ساتھ نفلی حصہ

سوال: کیا واجب قربانی کے ساتھ کسی کا نفلی حصہ ڈال سکتے ہیں؟

سائل: عائش علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قربانی کے درست ہونے کے لئے سب کی تقرب کی نیت ہونا شرط ہے، اب یہ تقرب یعنی اللہ پاک کا حق ادا کرنا چاہے واجب سے تعلق رکھتا ہو یا نفل سے، اس سے قربانی پر اثر نہیں پڑے گا بلکہ سب کی قربانی ہو جائے گی۔ بہار شریعت میں ہے: "قربانی کے سب شرکا کی نیت تقرّب ہو اس کا یہ مطلب ہے کہ کسی کا ارادہ گوشت نہ ہو اور یہ ضرور نہیں کہ وہ تقرب ایک ہی قسم کا ہو مثلاً سب قربانی ہی کرنا چاہتے ہیں بلکہ اگر مختلف قسم کے تقرب ہوں وہ تقرب سب پر واجب ہو یا کسی پر واجب ہو اور کسی پر واجب نہ ہو ہر صورت میں قربانی جائز ہے"

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 343)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

27 ذو القعدۃ الحرام 1445 05 جون 2024

فتویٰ نمبر: 1943

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

67

بیمار جانور کی قربانی

سوال: جانور اگر بیمار ہو تو اس کی قربانی کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سائل: حافظ عمیر

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جانور اگر اتنا بیمار ہو کہ اس کی بیماری بالکل ظاہر ہو یعنی وہ چارہ کھانا چھوڑ دے تو ایسے جانور کی قربانی نہیں ہو گی۔ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ جانوروں کے وہ عیوب جن کے ساتھ قربانی نہیں ہوتی اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "ایسا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو (یعنی جو بیماری کی وجہ سے چارہ نہ کھائے)"

(ابلق گھوڑے سوار، صفحہ 11)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

07 ذوالحجۃ الحرام 1445 14 جون 2024

خواتین کے مسائل

فتوی نمبر:1978

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

68

عیسائی شوہر اسلام قبول کرلے

سوال: عیسائی میاں بیوی میں سے شوہر اسلام قبول کرلے تو ان کے نکاح کا کیا حکم ہے؟

سائل: عبد اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر عیسائی شوہر اسلام قبول کرلے اور بیوی عیسائی مذہب ہی پر ہو دہریت پر نہ ہو تو ان کا نکاح تو باقی رہے گا مگر شوہر کو چاہیے کہ اس کو بھی اسلام کی دعوت دیتا رہے اور اگر بیوی دہریت پر ہے تو بیوی پر اسلام پیش کیا جائے گا اگر مسلمان ہو جائے تو ٹھیک ورنہ ان میں جدائی کردی جائے گی۔ کنز الدائق میں ہے: "ولو اسلم زوج الکتابیۃ بقی نکاحھا" یعنی: اور اگر کتابیہ کا شوہر اسلام لے آئے تو اس کا نکاح باقی رہے گا۔ (کنز الدقائق، صفحہ 264)

بہار شریعت میں ہے: "اگر دونوں کتابی ہیں اور مرد مسلمان ہوا تو عورت بدستور اس کی زوجہ ہے۔" (بہار شریعت، جلد2، حصہ 7، صفحہ 90)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

04 محرم الحرام 1446 11 جولائی 2024

69

عدت میں ترمیمی شناختی کارڈ کے لئے جانا

سوال: کیا عورت عدت وفات میں اپنے شناختی کارڈ میں ترمیم کروانے باہر جا سکتی ہے؟

سائل: ام سعید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اولا کوشش کی جائے کہ گھر میں رہتے ہوئے کوئی صورت بنائی جائے یا پھر عدت گزرنے کا انتظار کیا جائے، البتہ عورت کو گزر بسر کے لئے اس میں ترمیم کروانا ضروری ہو اور اس کے پاس گزر بسر کے لئے بقدر کفایت خرچ نہ ہو نہ ہو تو اب وہ دن میں گھر سے باہر جا سکتی ہے۔ بہار شریعت میں ہے: "موت کی عدت میں اگر باہر جانے کی حاجت ہو کہ عورت کے پاس بقدر کفایت مال نہیں اور باہر جا کر محنت مزدوری کر کے لائیگی تو کام چلے گا تو اسے اجازت ہے کہ دن میں اور رات کے کچھ حصے میں باہر جائے اور رات کا اکثر حصہ اپنے مکان میں گزارے مگر حاجت سے زیادہ باہر ٹھہرنے کی اجازت نہیں۔ اور اگر بقدر کفایت اس کے پاس خرچ موجود ہے تو اسے بھی گھر سے نکلنا مطلقاً منع ہے" (بہار شریعت، جلد2، حصہ 8، صفحہ 245)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

13 محرم الحرام 1446 20 جولائی 2024

70

عورت کے بازو اور کلائی کھل جائے تو نماز

سوال: عورت کے بازو سے ہاتھ کے جوڑ تک کتنا حصہ کھل جائے تو نماز نہیں ہوتی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سائل: بنت سفیان

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

عورت کو نماز میں جن اعضا کا ستر فرض ہے اس میں دونوں بازو کہنیوں تک دو الگ الگ عضو ہیں اور دونوں کہنیوں کے بعد سے گٹوں کے نیچے تک کے حصے دو الگ عضو۔ لہذا ان اعضا میں سے کوئی بھی چوتھائی سے کم کھلا رہا یا چوتھائی کی مقدار کھل گیا اور فورا چھپا لیا تو نماز نہیں ٹوٹے گی اور اگر چوتھائی کی مقدار تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار کھلا رہا یا جان کر کھولا تو تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ عورت کے اعضاء ستر بیان کرتے ہوئے عضو نمبر 8 تا 11 میں لکھتے ہیں:" (۸،۹) دونوں بازو ان میں کہنیاں بھی داخل ہیں۔ (۱۰،۱۱) دونوں کلائیاں یعنی کہنی کے بعد سے گٹوں کے نیچے تک"

کچھ صفحات پہلے لکھتے ہیں:" جن اعضا کا ستر فرض ہے، ان میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا، نماز ہو گئی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپا لیا، جب بھی ہو گئی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے کھلا رہا یا بالقصد کھولا، اگرچہ فوراً چھپا لیا، نماز جاتی رہی۔"

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 483،482،481)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

16 ذوالقعدۃ الحرام 1445 25 مئی 2024

فتوی نمبر: 1909

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

71

دوران حج شوہر فوت ہو جائے تو عدت

سوال: اگر شوہر بیوی حج پر ہوں اور شوہر کا انتقال ہو جائے تو عورت عدت کیسے پوری کرے؟

سائل: ابن نواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ایسی عورت جس کا شوہر دوران حج انتقال کر جائے اور یہ عورت کا فرض حج ہے تو اگر اس کا کوئی محرم ساتھ ہے تو اس کے ساتھ حج پورا کرے اور حج کے ارکان کے بعد جتنے دن مکہ میں ہے وہیں ہوٹل میں رہ کر عدت پوری کرے اور کہیں نہ جائے، پھر اگر جدہ سے فلائٹ ہے مگر درمیان میں مدینے شریف کا سفر ہے تو اگر ممکن ہو تو مکہ میں رکنے کی کوئی صورت بنائے اگر نہ بنے تو بامر مجبوری سفر کرے۔ اور اگر مدینے شریف سے فلائٹ ہو تو قافلے کے ساتھ سفر کر کے وطن واپس آکر جس قریبی جگہ عدت مکمل کرنا ممکن ہو وہاں کرے ورنہ شوہر کے گھر ہی کرے۔ فتاوی علیمیہ میں ہے: " ایسی عورت کے لئے اصل حکم تو یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں جس مکان میں سکونت کے دوران بیوہ ہوئی اس میں عدت وفات پوری کرے۔۔۔ مگر آج کل سعودی حکومت کے نظام آمد و رفت کے پیش نظر مدینہ منورہ میں رہ کر عدت پوری کرنا نہایت دشوار ہے اور اپنے وطن آنے میں بھی سخت مشقت ہے لہذا بوجہ دفع حرج و مشقت وہ عورت مکہ مکرمہ جا کر حج ادا کرے اور اگر بعد حج ممکن ہو تو وہیں پر ورنہ بصورت مجبوری اپنے وطن پہلے جس جگہ پہنچ کر عدت گزارنا آسان ہو وہاں گزارے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اب بوجہ ضرورت شوہر کے گھر عدت پوری کرے۔ واللہ تعالی اعلم۔"

(فتاوی علیمیہ، جلد1، صفحہ 484،485)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

16 ذوالقعدۃ الحرام 1445 25 مئی 2024

فتوی نمبر:1959

آن لائن الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

72

طہارت کے ایام کی عادت سے پہلے حیض

سوال: اگر کسی عورت کو طہارت کے مثلا 40 دن گزرتے تھے اور اب اس کو 20 دن میں خون آگیا اور دس دن سے زیادہ رہا تو کیا حکم ہو گا؟

سائل: ام شایان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورت کو طہارت کی عادت پوری ہونے سے پہلے اور کم از کم پندرہ دن گزرنے کے بعد خون آیا اور دس دن سے زیادہ رہا تو اس کی تین صورتیں ہیں۔(1) جن تاریخوں میں خون آنے کی عادت تھی ان تاریخوں میں بالکل نہیں آیا یا ان تاریخوں میں تین دن سے کم آیا تو تعداد کے اعتبار سے حیض کی عادت پرانی والی ہی رہے گی اور حیض کی ابتدا اس وقت سے لی جائے گی جس دن خون شروع ہوا اور جن تاریخوں میں آتا تھا اس میں بالکل نہیں آیا تو وہ پاکی کے ایام ہی شمار ہوں گے۔(2) جن تاریخوں میں آتا تھا ان سب میں آیا اور ان کے علاوہ بھی آیا تو اب کوئی فرق نہیں آئے گا، دنوں اور تاریخیں پرانی ہی رہیں گی۔(3) عادت کے دنوں میں تین دن یا زیادہ آیا باقی غیر عادت میں بھی آیا تو اس صورت میں پرانی عادت والی تاریخوں میں جتنے دن خون آیا فقط اتنے ہی دن حیض ہو گا باقی استحاضہ شمار ہو گا۔ (ملخصا: خواتین کے شرعی مسائل، صفحہ 60 تا 74)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

26 ذوالحجۃ الحرام 1445 03 جولائی 2024

فتوی نمبر:1958

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

73

عورت کا آواز کنورٹ کر کے ویڈیو لگانا

سوال: عورت کا اپنی آواز کو کسی چھوٹی بچی کی آواز میں کنورٹ کر کے ویڈیوز اپلوڈ کرنا کیسا؟

سائل:ام غلام یسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورت کو اپنی آواز یا ویڈیو اپلوڈ کرنے کی اجازت نہیں۔اسی طرح اپنی آواز کو کنورٹ کر کے چھوٹی بچی کی آواز میں چلانا بھی منع ہے کیونکہ اس کے اندر دھوکے کا پہلو موجود ہے،ہاں اگر اس میں تبدیلی اتنی واضح ہے کہ سامنے والے کو پتا چل جاتا ہے کہ یہ کنورٹ کی ہوئی ہے تو یہ دھوکہ نہیں اور ایسی ویڈیوز اگر خلاف شرع نہ ہوں اور دینی یا دنیاوی فائدے پر مشتمل ہو تو اس کی اجازت ہے۔یاد رہے ایسی ویڈیوز میں بھی عورت کی نغمہ کی آواز ہونا جائز نہیں کہ سافٹ ویئر کے ذریعے اس کنورٹ کی ہوئی آواز کو اصل آواز میں لایا جا سکتا ہے۔فیض القدیر میں ہے:"الغش ستر حال الشئی" دھوکے سے مراد کسی چیز کا اصل حال چھپانا ہے۔
(فیض القدیر، جلد6، صفحہ240)

امیر اہلسنت فتاوی رضویہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:"عورت کا (نعتیں وغیرہ) خوش اِلحانی سے باآواز ایسا پڑھنا کہ نامحرموں کو اُس کے نغمے (یعنی راگ و ترنم) کی آواز جائے حرام ہے۔"
(پردے کے بارے میں سوال جواب، صفحہ256)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

26ذوالحجۃ الحرام 1445 03جولائی 2024

فتوی نمبر: 1974

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

74

شوہر اور والدین میں کس کی اطاعت زیادہ لازم

سوال: عورت پر شوہر کی اطاعت زیادہ ضروری ہے یا والدین کی؟

سائل: احسن غفار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ازدواجی معاملات میں عورت پر اپنے شوہر کی اطاعت مطلقا لازم اور مقدم ہے جبکہ وہ خلاف شرع بات کا حکم نہ دے۔ البتہ بعض معاملات میں شوہر کو منع کرنے کا اختیار نہیں مثلا بیوی والدین سے ملنے ہفتے میں ایک بار شوہر کی اجازت کے بغیر جا سکتی ہے شوہر کو روکنے کا اختیار نہیں، ہاں! رات گزارنے سے متعلق شوہر حکم دے سکتا ہے۔ امام اہلسنت اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "امور متعلقہ زن و شوی میں مطلقا اس کی اطاعت کہ ان امور میں اس کی اطاعت والدین پر بھی مقدم ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 371)

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "عورت اپنے والدین کے یہاں ہر ہفتہ میں ایک بار اور دیگر محارم کے یہاں سال میں ایک بار جا سکتی ہے، مگر رات میں بغیر اجازت شوہر وہاں نہیں رہ سکتی۔"

(بہار شریعت، جلد 2، حصہ 8، صفحہ 272)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

04 محرم الحرام 1446 11 جولائی 2024

جائز / ناجائز

75

وی پی این کا استعمال

سوال: وی پی این کا استعمال کرنا کیسا؟

سائل: شاہزیب ملک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

وی پی این کا استعمال فی نفسہ تو جائز ہے البتہ اس کا زیادہ تر استعمال غلط ہے لہذا جو اس کو ناجائز مقاصد کے لئے استعمال کرے گا وہ گناہ گار ہوگا۔ یونہی اگر مقصد غلط نہ ہو مگر کسی جگہ قانونی پابندی ہو اور اس پر پکڑ دھکڑ بھی ہوتی تو پھر اس کے استعمال سے منع کیا جائے گا۔ شامی میں ہے: "ان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ" یعنی: چیزوں میں اصل مباح ہونا ہے۔ (شامی، جلد 1، صفحہ 105)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

12 محرم الحرام 1446 19 جولائی 2024

فتوی نمبر:1998

آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

76

کھانے کی چیزوں پر دم کرنا

سوال: کیا کھانے کی چیزوں پر پھونک مارنا منع ہے اگر ہے تو دم کے وقت پھونک مارنا کیسا؟

سائل: سید حنظلہ علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کھانے پینے کی چیز میں پھونک مارنا ممنوع ہے البتہ گناہ نہیں جبکہ دم کرنے کے لئے پھونک مارنے میں کوئی حرج نہیں۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ” پھونک مارنا پانی میں ہو یا دودھ میں یا کسی اور پینے کی چیز میں، پھر خواہ ٹھنڈا کرنے کے لیے ہو یا تنکا وغیرہ دور کرنے کے لیے اور خواہ پانی میں پھونک مارے یا کھانے میں سب ممنوع ہے۔“ (مرآۃ المناجیح، جلد6، حدیث 4279)

اسی کتاب کی پہلی جلد میں ہے: ”تعویذ گنڈے دم درود جھاڑ پھونک اگر قرآنی آیات یا حدیث کی دعاؤں یا بزرگوں کے اعمال سے ہوں تو جائز، ورنہ ممنوع۔“

(مرآۃ المناجیح، جلد1، حدیث 97)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

14 محرم الحرام 1446 21 جولائی 2024

فتوی نمبر:1918

آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

77

چھت ڈلوا کر جگہ استعمال کرنا

سوال: ایک شخص کو کام کے لئے جگہ چاہیے دوسرے نے کہا میرے گھر کا اوپر والا پورشن لے لو مگر شرط یہ ہے کہ چھت ڈلوا دو اور میں کرایہ بھی نہیں لوں گا جب آپ جگہ خالی کرو گے تو چھت ڈلوانے کا خرچ میں آپ کو واپس کر دوں گا ایسا کرنا کیسا؟

سائل: شاہد مکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں ذکر کردہ معاہدہ سودی ہے اس لئے کہ چھت بنوانے کی رقم گویا مالک کو قرض دی گئی ہے اوراس کی دلیل یہ ہے کہ جگہ خالی ہونے پر وہ چھت بننے کی رقم واپس کرے گا اور چھت بنوانے والا اس قرض کی بنیاد پر جگہ سے نفع حاصل کرے گا اور قرض پر مشروط نفع یہ سود ہے۔ حدیث پاک میں ہے: "کل قرض جر منفعۃ فھو ربا" ترجمہ: ہر وہ قرض جو نفع لے کر آئے سود ہے۔ (نصب الرایہ، جلد4، صفحہ 60)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

20 ذوالقعدۃ الحرام 1445 29 مئی 2024

فتوی نمبر: 1919

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

78

دریا سے سونا نکالنا

سوال: ہمارے ہاں لوگ دریا سے سونا نکالتے ہیں حکومت کی اجازت کے بغیر اور پولیس والوں یا مقامی آبادی والوں کو چائے پانی کے نام پر رشوت دیتے ہیں ایسا کرنا کیسا اور اگر کوئی امام ایسا کرے تو اس کی اقتدا کا کیا حکم ہے؟

سائل: محمد اویس خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پولیس یا مقامی آبادی والوں کو چائے پانی کے نام پر رشوت دینے سے ظاہر ہے کہ یہ قانونی جرم اور ایسے ملکی قوانین جو خلاف شرع نہ ہوں اس کی پاسداری ضروری ہوتی ہے، لہذا ان لوگوں کا دریا سے سونا نکالنا جائز نہیں کہ اس میں اپنے آپ کو ذلت پر پیش کرنا پایا جا رہا ہے اور بچنے کے لئے رشوت دینی پڑتی ہے اور یہ دونوں کام ناجائز ہیں۔ اگر کوئی امام اعلانیہ ایسا کرتا ہے تو اس کی اقتدا میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "کسی ایسے امر کا ارتکاب جو قانونا ناجائز ہو، اور جرم کی حد تک پہنچے شرعا بھی ناجائز ہو گا کہ ایسی بات کے لئے جرم قانونی کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو سزا اور ذلت کے لئے پیش کرنا شرعا بھی روا نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 20، صفحہ 192)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

20 ذوالقعدۃ الحرام 1445 29 مئی 2024

فتوی نمبر: 1921

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

79

چلتے کاروبار میں انویسٹمنٹ

سوال: ایک شخص پل وغیرہ بنانے کا گورنمنٹ سے ٹھیکہ لیتا ہے اس کو سامان کی ضرورت تھی تو میں اس کو کچھ رقم بطور انویسٹمنٹ دی ہمارے درمیان نفع نقصان کی کوئی مقدار طے نہیں ہوئی اور میری اصل رقم جب مجھے چاہیے ہو گی مل جائے گی کیا ایسا کرنا درست ہے؟

سائل: فرحان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں ذکر کردہ طریقہ ناجائز اور سودی ہے۔ اولا تو چلتے کاروبار میں انویسٹمنٹ کرنا درست نہیں اور دوسرا یہ کہ اس کو دی جانے والی رقم حقیقت میں انویسٹمنٹ نہیں بلکہ قرض ہے اور اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ جب آپ کو رقم چاہیے ہو گی وہ پوری واپس مل جائے گی، اور آپ کو ملنے والا نفع قرض کی بنیاد پر ہے اور قرض پر مشروط نفع سود ہے۔ فتاوی رضویہ میں ایک سوال ہوا جس میں یہ بھی ہے کہ: "اس وقت زید سے بکر نے کہا کہ اگر اس وقت پندرہ سو روپے دو تو میں لے لوں اور تجارت میں لگادوں اور چار سال میں اگر روپیہ ادا ہوا تو منافع لوں گا" تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جوابا ارشاد فرمایا: "صورت مستفسرہ میں وہ منافع قطعی سود اور حرام ہیں حدیث میں ہے: "کل قرض جر منفعۃ فھو ربا" قرض سے جو نفع حاصل کیا جائے وہ سود ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 561)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

20 ذوالقعدۃ الحرام 1445 29 مئی 2024

فتوی نمبر:1929

آن لائن الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

80

تحفہ دے کر واپس لینا

سوال: زید نے بکر کو کچھ سوٹ تحفے میں دیے بکر نے وہ اپنی خالہ کے پاس امانت کے طور پر رکھوائے اب زید و بکر کی لڑائی ہو گی تو زید وہ تحفہ واپس مان رہا ہے کیا حکم ہے؟

سائل: ارمان رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

تحفہ دینے کے بعد اس کو واپس مانگنے کو حدیث میں فرمایا کہ ایسا ہے جیسے کتا قے کے بعد اس کو واپس چاٹے۔ اگر تحفہ دے کر واپس لینے کی شرعی ممانعت موجود ہو مثلاً زید بکر کا ذی رحم محرم رشتے دار ہے جیسے چچا، تایا، چچازاد وغیرہ تو زید وہ دیا ہوا تحفہ کسی صورت واپس نہیں لے سکتا اور اگر موجود نہیں اور بکر واپس دینے پر راضی ہو جاتا ہے تو واپس لے سکتا ہے ورنہ نہیں۔ بہار شریعت میں ہے: "کسی کو چیز دے کر واپس لینا بہت بُری بات ہے حدیث میں ارشاد ہوا اسکی مثال ایسی ہے جس طرح کتا قے کر کے پھر چاٹ جاتا لہذا مسلمان کو اس سے بچنا ہی چاہیے" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 14، صفحہ 83)

اسی میں ہے: "قرابت سے مراد اس مقام پر ذی رحم مَحرم ہے یعنی یہ دونوں باتیں ہوں اور حرمت بھی نسب کی وجہ سے ہو تو واپس نہیں لے سکتا۔۔۔ مثلاً باپ، دادا، ماں، دادی اصول اور بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی فروع اور بھائی، بہن اور چچا، پھوپی کہ یہ سب ذی رحم محرم ہیں۔" (صفحہ 94)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

22 ذوالقعدۃ الحرام 1445 31 مئی 2024

فتویٰ نمبر: 1947

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

81

غیر خدا کو رب کہنا

سوال: غیر خدا کو رب کہنا کیسا؟

سائل: احمد سلیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بغیر کسی اضافت کے مطلقا کسی کو رب کہنا کفر ہے اور کسی اضافت کے ساتھ عربی میں جائز مگر اردو میں اس کی بھی ممانعت ہے۔ مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں: "بلا اضافت رب کا اطلاق اللہ عزوجل کے علاوہ دوسرے پر جائز نہیں بلکہ کفر ہے۔ غیر خدا پر اضافت کے ساتھ اس کا اطلاق یہ عربی کے ساتھ خاص ہے۔ ہمارے عرف میں اضافت کے ساتھ بھی غیر خدا پر اس کا اطلاق جائز نہیں۔"

(نزہۃ القاری، جلد 1، صفحہ 320)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

15 ذوالحجۃ الحرام 1445 22 جون 2024

فتوی نمبر: 1948

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

82

وکالت کا پیشہ

سوال: وکالت کا پیشہ اختیار کرنا کیسا؟

سائل: ایڈوکیٹ فیضان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

فی نفسہ تو وکالت کا پیشہ اختیار کرنا جائز ہے لیکن فی زمانہ اس شعبے کے اندر بھی کئی خرابیاں ہیں لہذا اگر کوئی وکیل خلاف شرع کام کرے مثلا جھوٹا مقدمہ لڑنا، ظالم کا ساتھ دینا، رشوت لینا، جھوٹے گواہ پیش کرنا، جھوٹے ثبوت دکھانا وغیرہ تو یہ سارے کام ناجائز و گناہ ہیں۔ امام سرخسی لکھتے ہیں: "اذا وکل الرجل بالخصومۃ فی شئی فھو جائز" یعنی: جب کوئی شخص کسی کو جھگڑے کے معاملے (کو حل کرنے) کا وکیل بنائے تو یہ جائز ہے۔ (مبسوط سرخسی، جلد 19، صفحہ 4، دار المعرفہ)

مفتی علی اصغر صاحب لکھتے ہیں: "یاد رہے کہ ہر پیشہ کی طرح وکیل پر بھی شریعت کے اصولوں کی پابندی لازم ہے وکیل کے لئے ضروری ہے کہ کسی کی ناحق طرف داری، جھوٹ، دھوکا دہی، خلافِ شریعت فیصلہ کروانے، ظالم کو مظلوم اور مظلوم کو ظالم بنانے، ناحق کسی کا حق دبانے وغیرہ ناجائز کاموں سے بچتے ہوئے کام کرے۔ اگر گناہ کے کام پر مددگار بنے گا تو ظالم قرار پائے گا۔"

(ماہنامہ فیضان مدینہ، مئی 2019)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

17 ذوالحجۃ الحرام 1445 24 جون 2024

فتوی نمبر:1960

آن لائن

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

83

کھانا کھا کر بل کے لئے اپنے اے ٹی ایم دینا

سوال: چند دوستوں نے کھانا کھایا جب بل ادا کرنے کا وقت آیا تو سب نے اپنے اپنے اے ٹی ایم ویٹر کو دیے تا کہ اس میں سے ایک اٹھالے اور اس نے بغیر دیکھے ایک اٹھالیا تو کیا یہ جوا ہے؟

سائل: طلحہ حنان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں ذکر کی گئی صورت جوئے کی نہیں کہ یہاں اپنے مال کو خطرے میں نہیں ڈالا جارہا بلکہ تحفے کے طور پر اپنے مال کو پیش کرنا پایا جارہا ہے لہذا اس میں کوئی حرج نہیں۔ بہار شریعت میں ہے: "کسی سے یہ کہا کہ جو کچھ میرے مال میں سے کھالو۔۔۔ تمہارے لئے حلال ہے اس کو کھانا حلال ہے۔"

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 14، صفحہ 100، 101)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

26 ذوالحجۃ الحرام 1445 03 جولائی 2024

فتوی نمبر: 1961

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

84

بہتی گنگا میں ہاتھ دھونا

سوال: بہتی گنگا میں ہاتھ دھونا یہ بولنا کیسا؟

سائل: عزیر بٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بہتی گنگا میں ہاتھ دھونا ایک محاورہ ہے اور اس کا معنی ہے موقع سے فائدہ اٹھانا۔ اس کے معنی میں کوئی شرعی خرابی نہیں لہذا اس کے بولنے میں حرج نہیں۔ انٹرنیٹ کی مشہور لغت ریختہ میں اس کا معنی ہے: "موقع سے فائدہ اٹھانا، کسی چیز کی فراوانی یا سہل الحصول ہونے سے فائدہ حاصل کرنا، فیض سے فائدہ اٹھانا۔"

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

26 ذوالحجۃ الحرام 1445 03 جولائی 2024

85

میں کیسے کہوں نیا سال مبارک

سوال: آج کل سوشل میڈیا پر یہ جملہ بہت چل رہا ہے "خون عمر میں ڈوبی ہے محرم کی پہلی شام میں کیسے تجھے کہہ دوں نیا سال مبارک" یہ کہنا کیسا؟

سائل: سید ذوالفقار شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں ذکر کیا گیا جملہ بولنا درست نہیں اس لئے کہ نئے سال کی مبارک دینا جائز ہے اور یہ برکت کی دعا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت یکم محرم کو ہوئی مگر شریعت میں سوگ تین دن کا ہے اور عورت پر اپنے شوہر کے لئے 4 ماہ 10 دن، لہذا اب کسی کو اس سبب سے مبارک دینے سے روکنا یا خود مبارک نہ دینے کی یہ وجہ بتانا درست نہیں۔ بہار شریعت میں ہے: "کسی قریب کے مر جانے پر عورت کو تین دن تک سوگ کرنے کی اجازت ہے اس سے زائد کی نہیں اور عورت شوہر والی ہو تو شوہر اس سے بھی منع کر سکتا ہے۔" (بہار شریعت، جلد2، حصہ 8، صفحہ 243)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

01 محرم الحرام 1446 08 جولائی 2024

86

محرم میں غم کا اظہار کرنا

سوال: محرم میں قصداً غم کا اظہار کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سائل: نعیم رضا

کون سا سنی ہو گا جس کو واقعہ کربلا کا غم نہیں لیکن اس کے لئے جزع فزع اور ماتم کرنے کی اجازت نہیں بلکہ شریعت نے صبر کا حکم ارشاد فرمایا ہے اور ویسے بھی کسی کے انتقال پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں سوائے بیوی کے لئے کہ وہ اپنے شوہر کی وفات پر 4 ماہ 10 دن سوگ کرے گی۔ فتاوی رضویہ میں ہے: ”کون سا سنی ہو گا جسے واقعہ ہائلہ کربلا کا غم نہیں یا اس کی یاد سے اس کا دل محزون اور آنکھ پر نم نہیں، ہاں مصائب میں ہم کو صبر کا حکم فرمایا ہے، جزع فزع کو شریعت منع فرماتی ہے، اور جسے واقعی دل میں غم نہ ہو اسے جھوٹا اظہار غم ریاء ہے اور قصداً غم آوری و غم پروری خلاف رضا ہے جسے اس کا غم نہ ہو اسے بیغم نہ رہنا چاہئے بلکہ اس غم نہ ہونے کا غم چاہئے کہ اس کی محبت ناقص ہے اور جس کی محبت ناقص اس کا ایمان ناقص۔“

(فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 488)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

02 محرم الحرام 1446 09 جولائی 2024

سوال: فوت شدہ کے کپڑے خود استعمال کر سکتے ہیں یا کسی کو دے سکتے ہیں؟

سائل: شفاعت حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

فوت شدہ کے کپڑے تقسیم کے بعد یا تمام بالغ وارثوں کی اجازت سے استعمال کرنے یا کسی کو دینے میں کوئی حرج نہیں، بعض لوگ اس میں نحوست سمجھتے ہیں تو اسلام میں نحوست کا کوئی تصور نہیں۔ جب کوئی شخص انتقال کر جاتا ہے تو اس کے مال کے ساتھ چار حقوق متعلق ہوتے ہیں۔ (1) اس کی تجہیز و تکفین کے معاملات (2) قرض کی ادائیگی (3) وصیت کا نفاذ (4) وراثت کی ادائیگی۔ لہذا انسان جو بھی مال چھوڑ کر جاتا ہے اولا اس کے ساتھ پہلے تین حقوق متعلق ہوتے ہیں، وہ نہ ہوں یا اس کی ادائیگی ہو جائے پھر بقیہ مال وارثین کا ہوتا ہے۔ اس لئے تقسیم سے پہلے کوئی چیز استعمال نہ کی جائے کہ اس میں دوسرے وارثوں کا حق بھی شامل ہوتا ہے ہاں اگر سب وارث بالغ ہوں اور اجازت دے دیں تو پھر حرج نہیں۔ المدینۃ العلمیہ کے رسالے میں ہے: "سب سے پہلے میت کے مال سے سنت کے مطابق اس کی تجہیز و تکفین اور تدفین کی جائے۔ پھر جو مال بچ جائے اس سے میّت کا قرضہ ادا کیا جائے، بیوی کا مہر ادا نہ کیا ہو تو وہ بھی قرض شمار ہو گا۔ پھر اگر میت نے کوئی جائز وصیت کی ہو تو اُسے قرض ادا کرنے کے بعد بچ جانے والے مال کے تیسرے حصے سے پورا کیا جائے گا، ہاں اگر سب ورثا بالغ ہوں اور سب کے سب تیسرے حصے سے زائد مال سے وصیت پوری کرنے کی اجازت دیں تو زائد مال سے وصیت پوری کرنا جائز ہے ورنہ جتنے ورثاء اجازت دیں ان کے حصے کی بقدر وصیت پر عمل ہو سکتا ہے۔ وصیت پوری کرنے کے بعد جو مال بچ جائے اسے شرعی حصوں کے مطابق ورثا میں تقسیم کیا جائے۔" (مال وراثت میں خیانت نہ کیجئے، صفحہ 31)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

03 محرم الحرام 1446 10 جولائی 2024

فتوی نمبر: 1969

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

88

مسجد نبوی شریف میں گاڑیاں

سوال: سوشل میڈیا پر ویڈیو وائرل ہے کہ مسجد نبوی شریف کے صحن میں گاڑیاں کھڑی کی گئی اس حوالے سے کیا حکم ہے؟

سائل: محمد اویس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

صحابہ کرام علیہم الرضوان سے لے کر اب تک عاشقان رسول مسجد نبوی شریف کا بہت زیادہ ادب کرتے آئے ہیں اور ہمارے ایمان کا تقاضا بھی یہی ہے مگر کچھ لوگ اس ادب سے عاری ہیں جو کہ ان کی محرومی ہے۔ **مسجد نبوی شریف کا باہر والا صحن کا وہ حصہ جہاں گاڑیاں لائی گئیں وہ فنائے مسجد ہے اور فنائے مسجد میں یوں گاڑیاں لانا واضح بے ادبی ہے۔** اور اس سے عاشقان رسول کے دلوں کو ٹھیس پہنچی ہے۔ امیر اہلسنت لکھتے ہیں: "حضرتِ سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ میں حضرتِ سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے دروازے پر خُراسان یا مِصر کے گھوڑے بندھے دیکھے جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بطورِ ہدیہ (GIFT) پیش کئے گئے تھے، اِس قدر اعلیٰ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ چُنانچہ، میں نے عرض کی: "یہ گھوڑے کتنے عمدہ ہیں!" فرمایا: "میں یہ سب آپ کو تحفے میں دیتا ہوں۔" "میں نے عَرض کی: "ایک گھوڑا اپنے لئے تو رکھ لیجئے۔" فرمایا: "مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ اُس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے رَوندُوں جس میں اُس کے پیارے پیغمبر، بی بی آمِنہ کے دلبر، مدینے کے تاجور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم موجود ہیں یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا روضۂ انور ہے۔" (عاشقان رسول کی 130 حکایات، صفحہ 42)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

02 محرم الحرام 1446 09 جولائی 2024

فتوی نمبر: 1981

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

89

نیکی کی دعوت

سوال: اگر کوئی شخص کسی برائی میں مبتلا ہو اور پتا ہو کہ وہ ہماری بات نہیں مانے گا تو کیا حکم ہے؟

سائل: محمد حسان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اگر کوئی شخص برائی میں مبتلا ہو اور پتا ہو کہ باز نہیں آئے گا لیکن سمجھانے پر نہ مارے گا نہ گالیاں دے گا تو اختیار ہے کہ اسے نیکی کی دعوت دے یا نہ دے مگر نیکی کا حکم کرنا افضل ہے۔ عالمگیری میں ہے: "ولو علم انهم لا یقبلون منه ولا یخاف منه ضربا ولا شتما فهو بالخيار والامر افضل كذا فی المحیط" یعنی: اور اگر معلوم ہے کہ وہ اس کی نیکی کی دعوت قبول نہیں کریں گے اور ان سے مار پڑنے اور گالی سننے کا بھی خوف نہیں تو اسے اختیار ہے اور نیکی کا حکم کرنا افضل ہے جیسا کہ محیط میں ہے۔

(عالمگیری، جلد 5، صفحہ 353)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

06 محرم الحرام 1446 13 جولائی 2024

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

فتوی نمبر: 1983

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

90

تعزیہ کا حکم

سوال: تعزیہ کا شرعی حکم کیا ہے؟ ایک شخص کہتا ہے کہ فتاوی رضویہ میں اسے منع نہیں کیا۔

سائل: شعیب حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

فی زمانہ تعزیہ داری کا جو انداز رائج ہے یہ ناجائز اور بدعت قبیحہ ہے۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فتاوی رضویہ میں کئی مقامات پر موجودہ تعزیہ داری کو ناجائز و بدعت ہی قرار دیا ہے البتہ تعزیہ کی جو اصل تھی کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارکہ کی شبیہ بنا کر اس کو تبرکا رکھنا جائز قرار دیا ہے مگر ساتھ یہ بھی فرمایا کہ جاہلوں نے اس کی اصل صورت کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "تعزیہ کی اصل اس قدر تھی کہ روضہ پر نور شہزادہ گلگوں قبا حسین شہید ظلم و جفا صلوات اللہ تعالی وسلامہ علی جدہ الکریم وعلیہ کی صحیح نقل بنا کر بہ نیت تبرک مکان میں رکھنا اس میں شرعاً کوئی حرج نہ تھا کہ تصویر مکانات وغیرہا ہر غیر جاندار کی بنانا، رکھنا، سب جائز، اور ایسی چیزیں کہ معظمان دین کی طرف منسوب ہو کر عظمت پیدا کریں ان کی تمثال بہ نیت تبرک پاس رکھنا قطعاً جائز۔۔۔ مگر جہال بیخرد نے اس اصل جائز کو بالکل نیست و نابود کر کے صدہا خرافات وہ تراشیں کہ شریعت مطہرہ سے الاماں الاماں کی صدائیں آئیں، اول تو نفس تعزیہ میں روضہ مبارک کی نقل ملحوظ نہ رہی، ہر جگہ نئی تراش نئی گھڑت جسے اس نقل سے کچھ علاقہ نہ نسبت، پھر کسی میں پریاں، کسی میں براق، کسی میں اور بیہودہ طمطراق، پھر کوچہ بکوچہ و دشت بدشت، اشاعت غم کے لئے ان کا گشت، اور ان کے گرد سینہ زنی، اور ماتم سازشی کی شور افگنی، کوئی ان تصویروں کو جھک جھک کر سلام کر رہا ہے، کوئی مشغول طواف، کوئی سجدہ میں گرا ہے، کوئی ان مایہ بدعات کو معاذ اللہ جلوہ گاہ حضرت امام علی جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سمجھ کر اس ابرک پنّی سے مرادیں مانگتا منتیں مانتا ہے، حاجت روا جانتا ہے، پھر باقی تماشے، باجے، تاشے، مردوں عورتوں کا راتوں کو میل، اور طرح طرح کے بیہودہ کھیل ان سب پر طرہ ہیں۔۔۔ اب کہ تعزیہ داری اس طریقہ نامرضیہ کا نام ہے قطعاً بدعت و ناجائز و حرام ہے، ہاں اگر اہل اسلام جائز طور پر حضرات شہدائے کرام علیہم الرضوان کی ارواح طیبہ کو ایصال ثواب کی سعادت پر اقتصار کرتے تو کس قدر خوب و محبوب تھا اور اگر نظر شوق و محبت میں نقل روضہ انور کی حاجت تھی تو اسی قدر جائز پر قناعت کرتے کہ صحیح نقل بغرض تبرک و زیارت اپنے مکانوں میں رکھتے اور اشاعت غم و تصنع الم و نوحہ زنی و ماتم کنی و دیگر امور شنیعہ و بدعات قطعیہ سے بچتے اس قدر میں بھی کوئی حرج نہ تھا مگر اب اس نقل میں بھی اہل بدعت سے ایک مشابہت اور تعزیہ داری کی تہمت کا خدشہ اور آئندہ اپنی اولاد یا اہل اعتقاد کے لئے ابتلاء بدعات کا اندیشہ ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 513)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

06 محرم الحرام 1446 13 جولائی 2024

فتوی نمبر:1984

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

91

نام والے مصلے پر نماز

سوال: آج کل نام والے مصلے آرہے ہیں اس پر نماز پڑھنا کیسا؟

سائل: افضل صدیقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

ایسے مصلے جن پر آج کل لوگوں کا نام لکھوایا جاتا ہے اس پر نماز مکروہ ہے البتہ کمپنی کا اسٹیکر لگا ہو تو حرج نہیں مگر بچنا پھر بھی بہتر ہے، ممکن ہو تو کمپنی کا اسٹیکر ہٹا دیا جائے۔ شامی میں ہے: "مصلی کتب علیہ فی النسج الملک للہ یکرہ استعمالہ" یعنی: ایسا مصلی جس کی بنائی میں الملک للہ لکھا گیا ہو اس کا استعمال مکروہ ہے۔

(شامی، جلد9، صفحہ 600)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

07 محرم الحرام 1446 14 جولائی 2024

فتوی نمبر:1982

آن لائن الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

92

جوتا چھپائی کی رسم

سوال: شادیوں میں جوان لڑکیاں جوتا چھپائی کی رسم کرتی ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

سائل: شکیل احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس رسم میں عموما بے پردگی، جوان لڑکیوں کا دولہے کا ہاتھ پکڑ لینا اور پھر پیسے کا مطالبہ کرنا ہوتا ہے لہذا اس کی ہرگز اجازت نہیں نیز پیسوں کے مطالبے میں عموما ضد کی جاتی ہے اور اس میں رشوت کی صورت بھی بنتی ہے لہذا اس سے بچنا بھی ضروری ہے۔ مفتی انس قادری صاحب لکھتے ہیں: "ان دونوں رسموں میں عموما بہت بے پردگی اور مذاق مسخری ہوتی ہے اس لئے شرعا ان کی اجازت نہیں ہے۔ ہاں اگر چھوٹی نابالغ سالی دودھ پلائے اور اسے دولہا اپنی خوشی سے کچھ پیسے دیدے تو اجازت ہو سکتی ہے۔" (رسم و رواج کی شرعی حیثیت، صفحہ 246)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

06 محرم الحرام 1446 13 جولائی 2024

93

تجدید حزن کا حکم

سوال: تجدید حزن کرنا کیسا؟

سائل: نعیم رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

تجدید حزن یعنی انتقال کر جانے والے یا کسی شہید ہو جانے والے کے بارے میں یا اس کی موت یا شہادت کو اس انداز میں بیان کرنا یا یاد کرنا کہ غم تازہ ہو ناجائز ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "تجدید حزن بھی جائز نہیں ہے یعنی فوت شدہ یا شہید ہو جانے والے کو اس انداز میں یاد کرنا کہ حزن و غم تازہ ہو یہ بھی جائز نہیں ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 739)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

12 محرم الحرام 1446 19 جولائی 2024

متفرق

فتوی نمبر: 1996

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

94

فاروق اعظم نے درہ مار کر زلزلہ روکا

سوال: کیا ایسا کوئی واقعہ ملتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درہ مار کر زلزلہ روک دیا؟

سائل: اسلام خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

یہ واقعہ کتابوں میں موجود ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے زمین پر درہ مارا تو زلزلہ ختم ہو گیا اور زمین ساکن ہو گئی۔ چنانچہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”قال امام الحرمين رحمه الله في كتاب الشامل ان الارض زلزلت في زمن عمر رضي الله عنه فحمد الله واثنى عليه والارض ترجف و ترتج ثم ضربها بالدرة وقال اقري الم اعدل عليك فاستقرت من وقتها“ ترجمہ: امام حرمین رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الشامل میں فرمایا بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں زلزلہ آگیا اور زمین زور سے ہلنے لگی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ پاک کی حمد و ثنا کی اور زمین ہل رہی تھی پھر آپ رضی اللہ عنہ زمین پر درہ مارا اور فرمایا ٹھہر جا کیا میں نے تجھ پر عدل نہیں کیا؟ تو اسی وقت زمین ساکن ہو گئی۔

(طبقات الکبری للسبکی، جلد2، صفحہ 324)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

14 محرم الحرام 1446 21 جولائی 2024

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

فتوی نمبر:1955

آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

95

مروان بن حکم کون

سوال: مروان اور اس کے باپ حاکم کیا یہ دونوں باپ بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مدینے سے نکالے گئے؟ اگر نکالے گئے تو کس وجہ سے نکالے گئے اور ان کی واپسی ہوئی تو کیوں ہوئی؟

سائل: شاہد قریشی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مروان ایک فاسق وفاجر، شریر وفتنہ پرور انسان تھا۔ اس کی صحابیت ثابت نہیں۔ اس کا باپ حکم بھی پہلے بری طبیعت و عادت والا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نقلیں کیا کرتا تھا اور کاشانہ نبوت میں جھانکتا تھا اسی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کو طائف کی طرف جلاوطن کر دیا تھا اور اس کے ساتھ مروان بھی طائف چلا گیا۔ بعد میں حکم نے توبہ کرلی تھی اسی وجہ سے عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسے واپس بلا لیا تھا۔ شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "مروان بن حکم مشہور زمانہ عیار کھیاد فتنہ پرور ہے، جس کی وجہ سے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی جس کی وجہ سے اسلام کا اتحاد پارہ پارہ ہو گیا اور ہزارہا مسلمان قتل کیے گئے۔۔۔ اس کا باپ حکم بن العاص وہ بدطینت خبیث تھا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نقلیں اتارتا تھا۔ کاشانہ اقدس میں جھانکتا تھا جس کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ اس کنگھے سے تیری آنکھ پھوڑ دوں۔ انہیں خباثتوں کی وجہ سے حکم کو طائف جلاوطن کر دیا تھا۔ اسی کے ساتھ اس کا یہ فسادی بیٹا بھی طائف چلا گیا تھا۔ ارباب سیر کا اس پر اتفاق ہے کہ مروان نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی ہے۔"

(نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد2، صفحہ 349)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "خیال رہے کہ حضرت عثمان کا حکم اور مروان کو مدینہ منورہ واپس بلانا سچی توبہ کی بنا پر تھا اور درست تھا اس لیے حضرت علی نے اپنے دور خلافت میں اس کو مدینہ منورہ سے نہ نکالا بلکہ حضرت عثمان کے واپس بلانے کو قائم رکھا، اگر حضرت عثمان پر اعتراض کیا جاوے تو جناب علی مرتضی پر بھی اعتراض ہو گا۔"

(مرآۃ المناجیح، جلد5، حدیث3968)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

22 ذوالحجۃ الحرام 1445 29 جون 2024

96

یمین فور کی تعریف

سوال: یمین فور کی تعریف اور اس کا حکم ارشاد فرمادیں؟

سائل: حافظ اکرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

یمین (قسم) فور یمین منعقدہ کی ایک قسم ہے اور اس کی تعریف یہ ہے کہ کسی خاص وجہ سے یا کسی بات کے جواب میں قسم کھائی جس سے اس کام کا فورا کرنا یا نہ کرنا سمجھا جاتا ہے۔ ایسی قسم میں اگر فورا وہ بات ہو گئی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کچھ دیر بعد ہو تو اس کا کچھ اثر نہیں ہو گا۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”اگر کسی خاص وجہ سے یا کسی بات کے جواب میں قسم کھائی جس سے اوس کام کا فوراً کرنا یا نہ کرنا سمجھا جاتا ہے اوس کو یمین فور کہتے ہیں۔ ایسی قسم میں اگر فوراً وہ بات ہو گئی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کچھ دیر کے بعد ہو تو اس کا کچھ اثر نہیں مثلاً عورت گھر سے باہر جانے کا تہیہ کر رہی ہے اوس نے کہا اگر تو گھر سے باہر نکلی تو تجھے طلاق ہے اوس وقت عورت ٹھہر گئی پھر دوسرے وقت گئی تو طلاق نہیں ہوئی“

(بہار شریعت، جلد2، حصہ 9، صفحہ 299)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فرازعطاری مدنی

04 محرم الحرام 1446 11 جولائی 2024

فتوی نمبر:1980

آن لائن

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

97

امام حسین رضی اللہ عنہ کی کوفہ روانگی

سوال: امام حسین رضی اللہ عنہ کوفہ کب روانہ ہوئے؟

سائل: حماد نوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

امام حسین رضی اللہ عنہ 3 ذوالحجہ 60 ھجری کو کوفہ کی طرف روانہ ہوئے۔ مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 3 ذی الحجہ 60ھ کو اپنے اہل بیت موالی وخدام کل بیاسی (82) نفوس کو ہمراہ لے کر راہِ عراق اختیار کی۔“ (سوانح کربلا، صفحہ 128،129)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

06 محرم الحرام 1446 13 جولائی 2024

98

امانت ہلاک ہو جائے

سوال: امانت اگر ہلاک ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

سائل: مملک معز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جس کے پاس امانت رکھوائی گئی اگر اس کی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں ہوئی اور امانت ہلاک ہو گئی تو تاوان نہیں ہے ہاں اگر اس کی کوتاہی کے سبب ہلاک ہوئی تو تاوان دینا ہو گا۔ الاختیار میں ہے: "اذا ھلکت من غیر تعد لم یضمن "یعنی: امانت اگر بغیر کوتاہی کے ہلاک ہو جائے تو ضمان نہیں۔ (الاختیار لتعلیل المختار، حصہ 3، صفحہ 25)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

14 محرم الحرام 1446 21 جولائی 2024

99

خمس کا معنی

سوال: سورہ انفال میں جو خمس کا ذکر ہے اس کا معنی کیا ہے اور اب اس کا کیا حکم ہے؟

سائل: انتخاب عارف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

خمس کا معنی ہے پانچواں حصہ، سورہ انفال میں بیان ہوا کہ مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا ہوگا اور اس حصہ کے پانچ حصے کئے جائیں گے، ایک حصہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا دوسرا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے رشتے داروں میں سے بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کا اور تین حصے یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہوں گے۔ احناف کے نزدیک نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے وصال کے بعد حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور آپ کے رشتے داروں کا حصہ ساقط ہو گیا البتہ بنی ہاشم و مطلب کے یتیم و مسکین و مسافر اگر فقیر ہوں تو ان کو خمس میں سے دیا جائے گا بلکہ وہ اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "وھو المشھور ان ذلك الخمس یخمس، فسھم لرسول اللہ، وسھم لذوی قرباہ من بنی ھاشم وبنی عبد مطلب، دون بنی عبد شمس وبنی نوفل۔۔۔ وثلاثۃ اسھم للیتامی والمساکین وابن السبیل، واما بعد وفاۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ: ان بعد وفاۃ الرسول علیہ الصلاۃ والسلام سھمہ ساقط بسبب موتہ وکذلك سھم ذوی القربی، وانما یعطون لفقرھم" ترجمہ: یہی قول مشہور ہے کہ اس خمس کے پانچ حصے کئے جائیں گے ایک حصہ رسول پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا، ایک آپ کے قرابتداروں میں سے بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کا نہ کہ بنی عبد شمس اور بنی نوفل کا۔۔ اور تین حصے یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لئے اور بہر حال امام اعظم کے نزدیک حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے وصال کے بعد حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور آپ کے قربتداروں کا حصہ ساقط ہو گیا اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قرابتداروں کو ان کے فقر کے سبب دیا جائے گا۔۔ (تفسیر کبیر، الانفال، تحت الآیۃ 41)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

11 محرم الحرام 1446 18 جولائی 2024

فتوی نمبر: 1997

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

100

امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی عمر

سوال: امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی تاریخ وفات اور عمر بتا دیں؟

سائل: دانش رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

امام حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت 5 ربیع الاول 50 ہجری میں ہوئی اور ایک قول کے مطابق 49 ہجری تھی اور آپ کی عمر مبارک 47 سال تھی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت 10 محرم 61 ہجری میں ہوئی اور آپ کی عمر مبارک 56 سال 5 ماہ 5 دن تھی۔ امام حجر عسقلانی لکھتے ہیں: "مات شہیدا بالسم سنۃ تسع و اربعین وھو ابن سبع و اربعین وقیل بل مات سنۃ خمسین" ترجمہ: امام حسن رضی اللہ عنہ زہر دیے جانے کے سبب 49 ہجری میں شہید ہوئے اور اس وقت آپ کی عمر 47 سال تھی اور کہا گیا بلکہ 50 ہجری میں شہید ہوئے۔

(تقریب التہذیب، صفحہ 162)

مفتی نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "محرم 61ھ کی دسویں تاریخ جمعہ کے روز 56 سال 5 ماہ 5 دن کی عمر میں حضرت امام رضی اللہ عنہ نے اس دار ناپائیدار سے رحلت فرمائی اور داعی اجل کو لبیک کہا۔" (سوانح کربلا، صفحہ 170)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

14 محرم الحرام 1446 21 جولائی 2024